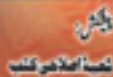




- 

[illegible]

Web: www.fishbase.org. Email: rcs@fishbase.org

”تربیتِ اولاد“ کے 10 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 10 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1..... رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔

2..... حتی الوسع اس کا باؤضو اور

3..... قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

4..... قرآنی آیات اور

5..... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6..... جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7..... جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا۔

8..... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

9..... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

10..... اس حدیثِ پاک ”تَهَادُوا تَحَابُّوا“ یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (موطأ امام مالک

، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثر ہُم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تفتیش کتب

(۵) شعبہ تخریج (۶) شعبہ تراجم کتب

”المدینة العلمیة“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت، حامیِ سنت، حامیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّیٰ الوُسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینة العلمیة“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گندِ خضر شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بچے اپنے والدین اور عزیز واقارب کی امیدوں کا محور ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کا مفید فرد بنانے کے لئے ان کی بہترین تربیت بے حد ضروری ہے۔ یہی بچے کل بڑے ہو کر والدین، تاجر اور استاذ وغیرہ بنیں گے اور اس معاشرے کی باگ ڈور سنبھالیں گے، اگر یہ اپنی ذمہ داریاں شریعت کے مطابق بطریق احسن ادا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا اور ہر طرف سنتوں کی بہار آجائے گی۔ آج کے اس پُر فتن دور میں بچوں کی مدنی تربیت کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے کہ جب جدت پسندی کی رنگینیاں اور فریب کاریاں مسلم معاشرے کوٹی وی، ڈش انٹینا، کیبل نیٹ ورک، انٹرنیٹ کی صورت میں گھیرے ہوئے ہیں۔ تفریح اور معلومات عامہ میں اضافے کے نام پر یہ آلات بے حیائی کو جس تیزی سے فروغ دے رہے ہیں، یہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔

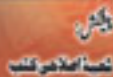
زیر نظر کتاب ”**تربیتِ اولاد**“ میں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں قرآن و احادیث و اقوال اکابرین کی خوشبو سے معطر معطر مدنی پھول پیش کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام امور مثلاً نام رکھنا، عقیقہ، ختنہ، تحنیک اور مختلف آداب زندگی وغیرہ کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یوں یہ کتاب صاحبِ اولاد مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسروں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دلا کر ثواب جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین **بجاہ النبی الامین ﷺ**

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینة العلمیة)



- 

[illegible]

Web: www.fishbase.org. Email: rcs@fishbase.org

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود پاک کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

رب تعالیٰ کا انعام عظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اولاد اللہ تبارک و تعالیٰ کا عظیم انعام ہے۔ اولادِ صالح کے لئے اللہ عزوجل کے پیارے نبی حضرت سیدنا زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دُعا مانگی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ
ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے سٹھری اولاد بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (پ ۳، آل عمران: ۳۸)

اور خلیل اللہ حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کی یوں دعا مانگی:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَرَّبْنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (پ ۱۳، ابراہیم: ۴۰)
ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔

یہی وہ نیک اولاد ہے جو دنیا میں اپنے والدین کے لئے راحتِ جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے۔ بچپن میں ان کے دل کا سرور، جوانی میں آنکھوں کا نور اور والدین کے بوڑھے ہو جانے پر ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بنتی ہے۔ پھر جب یہ والدین دنیا سے گزر جاتے ہیں تو یہ سعادت مند اولاد اپنے والدین کے لئے بخشش کا سامان بنتی ہے جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سید، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین کاموں کے کہ ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے:

(۱) صدقہ جاریہ.....

(۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے.....

(۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے خیر کرے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶)

ایک اور مقام پر حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں آدمی کا درجہ بڑھا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ”میرے حق میں یہ کس طرح ہوا؟“ تو جواب ملتا ہے ”اس لیے کہ تمہارا بیٹا تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، الحدیث ۳۶۶۰، ج ۴، ص ۱۸۵)

بسم اللہ شریف پڑھنے کی برکت

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر پر گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ نور ہی نور ہے اور وہاں رحمتِ الہی عزوجل کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور بارگاہِ الہی عزوجل میں عرض کی کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا: ”اے عیسیٰ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب بھیجا گیا، استاذ نے اسے بسم اللہ پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔“

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج ۱، ص ۵۵ ملخصاً)

عذابِ قبر سے ربائی مل گئی

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس نے حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”گذشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو میرے والد مرحوم نے مجھ سے کہا کہ ”مجھے عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر میرے لئے دعائے مغفرت کراؤ۔“ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا کہ ”کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟“ اس شخص نے جواب دیا: ”جی ہاں۔“ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار کر لی، پھر وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔

رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں انتہائی خوش و خرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرما رہے تھے کہ ”غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے میرا عذاب ختم کر دیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کر لے۔“ اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ ”خدا عزوجل کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔“

(ہجۃ الاسرار، باب ذکر فضل اصحابہ و بشرائہم، ص ۱۹۴)

ایصالِ ثواب کا فائدہ

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک نوجوان بھی موجود تھا جو کہ کشف کے معاملے میں معروف تھا۔ آپ نے دیکھا کہ کھانا کھاتے ہوئے وہ دفعتاً (یعنی اچانک) رونے لگا۔ وجہ معلوم کرنے پر اس نے بتایا کہ ”بذریعہ کشف مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے میری ماں کو جہنم میں لے جا رہے ہیں۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”میرے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا۔ میں نے دل ہی دل میں اس کی ماں کو ایصالِ ثواب کر دیا۔“ وہ لڑکا فوراً ہنس پڑا، میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ: ”میں نے ابھی دیکھا ہے کہ فرشتے میری ماں کو جنت کی طرف لے جا رہے ہیں۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص ۱۰۴)

روزانہ ایک قرآن پاک کا ایصالِ ثواب

ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مردے اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اس سے جا کر پوچھا کہ ”یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟“ اس نے جواب دیا: ”زندہ لوگ جو کچھ صدقہ.. یا.. دعا.. یا.. تلاوت قرآن وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔“ اس نے کہا ”تم کیوں نہیں چنتے؟“ جواب دیا ”مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر مجھے بخشا ہے۔“

یہ شخص صبح اسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں اس نے نوجوان سے پوچھا ”تم کیا پڑھ رہے ہو؟“ اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ (روضہ الریاحین، الفصل الثانی الحکایۃ السابۃ والخمسون، ص ۱۷۷)

والد صاحب سے عذاب اٹھ گیا

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں شامل ہونے والے الحمد للہ عزوجل دونوں جہاں کی بھلائیاں پاتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے عید کے دوسرے روز عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ اسی دوران والد مرحوم جن کو فوت ہوئے دو برس گزر چکے تھے، میرے خواب میں بہت اچھی حالت میں تشریف لائے۔ میں نے پوچھا: ”ابو انتقال کے بعد کیا ہوا؟“ فرمایا: ”کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اب عذاب اٹھ گیا ہے، تم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اسی کی برکت سے

مجھ پر کرم ہوا ہے۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے، نیک اولاد صدقہ جاریہ ہوتی ہے اور ان کی دعاؤں کے طفیل فوت شدہ والدین کے لئے آسائیاں ہو جاتی ہیں۔ اولاد کو نیک بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے۔ (فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۳۵۶)

اولاد کیسی ہونی چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یقیناً وہی اولاد اُخروی طور پر نفع بخش ثابت ہوگی جو نیک و صالح ہو اور یہ حقیقت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک مجرم کو تختہ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اسکی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر موجود لوگوں نے اسے سرزنش کی کہ نامعقول ابھی جبکہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور انجام کار آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔ (ماخوذ از ”اولاد بگڑنے کے اسباب“ بیان امیر اہلسنت مدظلہ العالی)

اس کے برعکس ماں کی نیک تربیت کی برکت پر مشتمل حکایت بھی ملاحظہ کیجئے:

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔ جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال و اسباب لوٹنا شروع کر دیا۔ اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر 18 سال کے لگ بھگ تھی۔ ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا: ”صاحب زادے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟“ نوجوان بولا: ”میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔“ راہزن نے کہا کہ ”صاحب زادے! مذاق نہ کرو سچ بتاؤ؟“ نوجوان نے بتایا ”میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے“ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سردار نے کہا ”نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کیے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی؟“ نوجوان نے کہا ”میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ ”بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔“ بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھار ہا ہوں۔

نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا چھلکنے لگا۔ اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، وہ کہنے لگا ”صاحب زادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کیے بغیر اپنی

والدہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو نبھار ہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔“ یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، جلد اول، ص ۱۲۱ تا ۱۲۲: ہیجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، ص ۶۸ اما خوداً)

نامساعد حالات اور بگڑی ہوئی اولاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

موجودہ حالات میں اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیکیاں کرنا بے حد دشوار اور ارتکاب گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں و ڈرامہ تھیٹروں کی رونق، دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو لاتی ہے، ٹی.وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیل ضروریات و حصول سہولیات کی جدوجہد نے انسان کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے، یہی وجہ ہے دنیاوی شان و شوکت اور ظاہری آن بان مسلمانوں کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے مگر افسوس! اپنی قبر کو گلزارِ جنت بنانے کی تمنا دلوں میں گھر نہیں کرتی۔ ان نامساعد حالات کا ایک بڑا سبب والدین کا اپنی اولاد کی مدنی تربیت سے غافل ہونا بھی ہے کیونکہ فرد سے افراد اور افراد سے معاشرہ بنتا ہے تو جب فرد کی تربیت صحیح خطوط پر نہیں ہوگی تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ زبوں حالی سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔ جب والدین کا مقصد حیات، حصولِ دولت، آرامِ طلبی، وقت گزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے اور جب تربیتِ اولاد سے بے اعتنائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر کس و ناکس کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا مگر فرضِ دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی محبت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شمعِ فروزاں نہ کی، اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحانِ قبر و حشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی، اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ ارتکابِ گناہ کی مادرِ پدر آزادی اور لہو و لعب کے طرح طرح کے آلات کا بلا روک ٹوک استعمال، کیبل، وی سی آر کی کارستانی، رقص و سرود کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانی و نفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اولاد کے بگڑنے کا ذمہ دار کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ بگڑی ہوئی اولاد کے والدین اس کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کر کے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے اولاد کی تربیت صرف ماں یا محض باپ کی نہیں بلکہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ
شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی
جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے
بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس
پر سخت کڑے (طاقتور) فرشتے مقرر
ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم
ہو وہی کرتے ہیں۔ (پ ۲۸، تحریم: ۶)

جب نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے تلاوت کی تو وہ یوں عرض گزار ہوئے: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟“ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے اہل و عیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ عز و جل کو محبوب ہیں اور ان کاموں سے روکو جو رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔“ (الدر المنثور للسیوطی، ج ۸، ص ۲۲۵)

اور حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل و عیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التناول.... الخ، الحدیث ۲۵۵۴، ج ۲، ص ۱۵۹)

تربیتِ اولاد کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اسلامی اقدار کے حامل ماحول کے متمنی (یعنی خواہش مند) ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مدنی تربیت بھی کرنی ہوگی کیونکہ اگر ہم تربیتِ اولاد کی اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے اور بچوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نفس و شیطان انہیں اپنا آلہ کار بنالیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عصیاں (یعنی گناہوں کے صحرا) میں سرگرداں رکھیں گی اور وہ عمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دنیا جمع کرنے میں صرف کر دیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادیِ موت کے کنارے پہنچ جائیں گے۔ رحمتِ الہی عز و جل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کفِ افسوس

ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جاسوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کر سکیں گے، جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا، جو خود خواب غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا بیدار کرے گا، جو خود پستیوں کی طرف محو سفر ہو وہ کسی کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔

سونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے (حدائق بخشش)

صاحبِ اولاد اسلامی بھائیو! آپ کی اولاد، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کی آنکھوں کا نور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عزوجل کا بندہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا امتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عزوجل کی بندگی، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھاسکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب و زینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و روحانی تربیت کے لئے بھی کمر بستہ ہو جائیے۔

کیا بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ سمرقند کے ایک عالم ابو حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ”میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔“ انہوں نے حیرانگی سے پوچھا: ”کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔“ ابو حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا: ”کیا تو نے اسے علم و ادب سکھایا ہے؟“ اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: ”قرآن کریم سکھایا ہے؟“ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: ”پھر وہ کیا کرتا ہے؟“ اس نے بتایا: ”وہ کھیتی باڑی کرتا ہے۔“

ابو حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ ابو حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر چوٹ کی: ”میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہوگا، بیل اس کے آگے اور کتا اس کے پیچھے ہوگا، قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں لہذا وہ کچھ گنگنا رہا ہوگا، ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہوگا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی، شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔“ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۸)

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟

والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے، تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے۔ ایسے والدین کو چاہئے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی

جاسکتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثل موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جاسکتا ہے،..... بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا،..... بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بونیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا، اگر اُسے سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے، اگر اُسے سنت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنادیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلامی خطوط پر تربیتِ اولاد کا خواب اسی وقت شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب اس کے والدین اور گھر کے دیگر افراد قدرِ کفایتِ علمِ دین کے حامل ہوں بلکہ اس پر عامل بھی ہوں کیونکہ جس کی اپنی نماز دُرست نہیں وہ کسی کو دُرست نماز پڑھنا کیسے سکھائے گا، جو خود کھانے پینے، لباس پہننے اور دیگر کاموں کو سنت کے مطابق کرنے کا عادی نہیں وہ اپنی اولاد کو سنتوں کا عامل کس طرح بنائے گا، جو خود روزے وغیرہ کے مسائل نہیں جانتا وہ اپنی اولاد کو کیا سکھائے گا **علیٰ هذا القیاس**۔ تربیت کرنے والوں کے قول و فعل میں پایا جانے والا تضاد بھی بچے کے ننھے سے ذہن کے لئے بے حد باعثِ تشویش ہوگا کہ ایک کام یہ خود تو کرتے ہیں مثلاً جھوٹ بولتے ہیں، آپس میں جھگڑتے ہیں مگر مجھے منع کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اپنے بڑوں کی کوئی نصیحت اس کے دل میں گھر نہ کر سکے گی۔ الغرض تربیتِ اولاد کے لئے والدین کا اپنا کردار بھی مثالی ہونا چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ماحول کا بھی بچوں کی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر گھر والے نیک سیرت، شریف اور خوش اخلاق ہوں گے تو ان کے زیرِ سایہ پلنے والے بچے بھی حسنِ اخلاق کے پیکر اور کردار کے غازی ہوں گے اس کے برعکس شرابی، عیاش اور گالم گلوچ کرنے والوں کے گھر میں پرورش پانے والا بچہ ان کے ناپاک اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ الغرض بچوں کی تربیت صرف پڑھانے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ مختلف رویوں، باتوں اور باہمی تعلقات سے بھی بچوں کی ذہنی تربیت ہوتی ہے۔

مثالی کردار کیسے اپنائیں؟

اس مدنی و مثالی کردار کے حصول کے لئے والدین کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، الحمد للہ عزوجل! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر ان کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اس کے لئے گھر کے مردوں بالخصوص بچوں کے ابو کو چاہیئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر

کرے۔ ان مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرز زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الہی عز و جل اور نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عادی بن جائے گی، غصے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر و شاکر رہنا نصیب ہوگا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عز و جل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ان شاء اللہ عز و جل اپنی اولاد کی مدنی تربیت کا جذبہ بھی نصیب ہوگا۔

بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار آپ کے گوشِ گزاری کی جاتی ہے چنانچہ شاہدِ رہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے، میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حدِ درجہ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ”لمحے“ میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے ملاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحَبَّت اور پیار سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ چنانچہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔

نہ جانے ان عاشقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کا تھہر نُمادِل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں مدنی قافلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والد صاحب کی دست بوسی کی اور امی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! الحمد للہ عز و جل! مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے یعنی صدائے مدینہ لگانے کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔)

گر چہ اعمالِ بد، اور افعالِ بد نے ہے رُسوا کیا، قافلے میں چلو

کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، نفلِ روزوں کے فضائل، ج ۱، ص ۱۳۷۰)

اپنی اولاد کی بہتر تربیت کا ذہن پانے کے لئے بچوں کی امی کو چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں، ان شاء اللہ عز و جل ان کی زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

الحمد للہ عزوجل! سنتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلق سے امیر اہل سنت، شیخ طریقت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مدنی مٹوں اور مٹئوں کیلئے 40 مدنی انعامات سوالات کی صورت میں مرتب کئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنالینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ مدنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

نمازِ باجماعت کے پابند ہو گئے

نیوکراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مدنی انعامات کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے کارڈ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولہ دے دیا گیا ہے! مدنی انعامات کا کارڈ ملنے کی برکت سے الحمد للہ عزوجل اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا الہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃِ القدر، ج ۱، ص ۱۱۳۴)

چند قابلِ لحاظ امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو انسان کی پوری زندگی ہی قرآن و سنت کے مطابق ہونی چاہیے مگر چند امور ایسے ہیں جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی صَالِحِیَّت (یعنی پرہیزگاری) ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔

(1) نیک عورت کا انتخاب عمدہ سے عمدہ بیچ بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کے لئے عمدہ زمین کا انتخاب کیا جائے۔ ماں بچے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے

کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ

﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے، (۱) اس کا مال، (۲) حسبِ نسب، (۳) حسن و جمال اور (۴) دین۔“
پھر فرمایا: ”تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔“

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الکفاء فی الدین، الحدیث ۵۰۹۰، ج ۳، ص ۲۲۹)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ پروردگار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تقویٰ کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور اگر وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی خیانت و ضائع نہ کرے)۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، الحدیث ۱۸۵۷، ج ۲، ص ۴۱۴)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبیِ مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک دنیا بہترین استعمال کی چیز ہے لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال و متاع سے بھی افضل و بہترین ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، الحدیث ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۴۱۲)

﴿۴﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دے، بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ کیونکہ چٹائی ناک، اور سیاہ رنگ والی کنیر دین دار ہو تو بہتر ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، الحدیث ۱۸۵۹، ج ۲، ص ۴۱۵)

(۲) **اچھی قوم میں نکاح کرے** نکاح کے سلسلے میں عورت کے اہل خانہ کے طرزِ زندگی کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبیِ مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ عورتیں اپنے ہی بہن بھائیوں کے مشابہ بچے پیدا کرتی ہیں۔“ (کنز العمال: اکامل فی ضعفاء الرجال، عیسیٰ بن میمون الجروی، ج ۶، ص ۴۲۳)

(3) **نکاح کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرے** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور پاک، صاحبِ کو لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کے لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی غربت میں اضافہ کریگا، جس نے عورت کے حسبِ نسب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بناء پر نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یا صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں برکت دے گا۔“ (المعجم الاوسط: الحدیث ۲۳۴۲، ج ۲، ص ۱۸)

نکاح کی نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ
یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہئے کہ اچھی اچھی نیتیں کر لے تاکہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہو سکے۔

”نکاح سنت ہے“ کے نو حروف کی نسبت سے 9 نیتیں پیش خدمت ہیں:

(۱) سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ادائیگی کروں گا۔

(۲) نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

(۳) اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

(۴) اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

(۵) اس کے ذریعے شرمگاہ کی حفاظت کروں گا۔

(۶) خود کو بدزنگاہی سے بچاؤں گا۔

(۷) محض لذت یا قضاے شہوت کے لیے نہیں حصولِ اولاد کے لئے تخلیہ کروں گا۔

(۸) ملاپ سے پہلے ”بسم اللہ“ اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

(۹) سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت میں اضافے کا ذریعہ بنوں گا۔ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ”نکاح میری سنت سے ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ پس نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری

کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، الحدیث ۱۸۴۶ ج ۲، ص ۴۰۶)

مدنی مشورہ: شادی شدگان نیتوں وغیرہ کی مزید معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ) جلد 23 صفحہ

نمبر 385، 386، پر مسئلہ نمبر 41، 42 کا مطالعہ فرمائیں۔

صلوا علی الحبيب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

مسئلہ: جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس نیت سے اسے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ: ”جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا“

(جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النظر... الخ، الحدیث ۱۰۸۹، ج ۲، ص ۳۳۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ”مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ سے کہ عورت کو پتہ نہ لگے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔“ مزید لکھتے ہیں: ”دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن و فتح چہرے میں ہی ہوتا ہے اور اس سے مراد وہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۱۱، ۱۱۲)

جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اس شخص کو چاہیے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے اور وہ آکر اس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تاکہ اسے اس کی شکل و صورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔“ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج ۹، ص ۶۱۱)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیث پاک پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج ۹، ص ۶۱۰ ماخوذاً)

(4) **منگنی اور شادی کے موقع پر ناجائز رسومات سے بچے** ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر مختلف رسومات ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسوم محض عرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض و واجب تصور نہیں کرتا لہذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جائے اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کی جاسکتی ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہونا پڑے مگر بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں مثلاً لڑکی جو ان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہو جائیں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو بلکہ سود جیسی لعنت کو گلے لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ (ماخوذاً از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۴)**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثیر رسومات ایسی ہوتی ہیں جو کہ شرعاً ناجائز ہوتی ہیں مثلاً اس میں مرد و عورت کا بے پردہ اختلاط ہوتا ہے یا وہ رسم کسی مسلمان کی دل آزاری پر مشتمل ہوتی ہے، **علیٰ هذا القیاس** لیکن حیاء و شرم کو بالائے طاق رکھ کر ان رسومات کو ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ مثلاً۔۔۔ اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں، یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا، مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی

گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جو ان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے دلوں کو پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۵)

اسی طرح مہندی کی رسم بھی ہے جس میں نو جوان لڑکیاں زرق برق لباس پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی ”پرائیویٹ“ محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کے پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اے کاش! ایسی اسلامی بہنوں کو چادر حیا نصیب ہو جائے اور وہ اس بے ہودہ رسم سے باز آجائیں۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ فنکشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں ساز و آلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں ”داد“ بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق باتوں کا اجتماع ہوتا ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ معاذ اللہ عز و جل ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور ”حیا“ دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نو جوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ انہیں طوائف سے محبت اور اپنی زوجہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے۔

مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا مہندی لگانا جائز ہے مگر اکثر دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۵)

بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز و آلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔

رخصتی کے موقع پر دودھ پلائی کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع میں بلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نو جوان لڑکی اپنی ہمجولیوں کے جھرمٹ میں ”بڑی محبت سے“ دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ”بلہ گلہ“ ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں کے ساتھ ”ہنسی مذاق“ کا شغل کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی

حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتی ہے ایسے موقع پر بے پردگی کے علاوہ بھی بہت تکلیف دہ مناظر دکھائی دیتے ہیں۔
 آتش بازی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے مگر بعض لوگ ان کاموں کا اتنا اہتمام کرتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے پیماک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ حرام کام نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ مگر آہ! ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا جاتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کریں اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۵)

(۵) نکاح کے مستحبات پر عمل کرے مثلاً (۱) اعلانیہ ہونا (۲) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث میں وارد ہوا (۳) مسجد میں ہونا (۴) جمعہ کے دن (۵) گواہان عادل کے سامنے (۶) عورت عمر، حسب، مال، عزت میں مرد سے کم ہو اور (۷) چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش (یعنی زیادہ) ہو۔ (الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۵)

(۶) اسراف سے پرہیز کرے

قرآن پاک میں ہے:

وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
 (پ ۸ الانعام ۱۴۱)
 ترجمہ کنز الایمان: اور بے جا نہ خرچو
 بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس آیت کے تحت بے جا خرچ (یعنی اسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ”نا جائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کر کے بال بچوں کو فقیر بنادینا بھی بے جا خرچ ہے، ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے اسی لئے اعضاء و وضو کو (بلا اجازت شرعی) چار بار دھونا اسراف مانا گیا ہے۔“ (نور العرفان، ص ۲۳۲)

معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ (یعنی اسراف) ہے مگر عام مشاہدہ ہے کہ احتیاط پسندی کی عادت رکھنے والے اسلامی بھائی بھی ایسے موقع پر بے احتیاطی کر جاتے ہیں، مثلاً مہمانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ کھانا تیار کروالیا جاتا ہے جس کے بچ جانے کی صورت میں خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

(۷) تخلیہ میں شرعی حدود کی پاسداری کرے جب شوہر اپنی بیوی سے مباشرت کا ارادہ کرے تو شریعت نے اس کے بھی آداب بتائے ہیں۔ چنانچہ شادی کی پہلی رات شوہر کو چاہیے کہ بیوی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَہَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْہِ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہَا وَ (مِنْ) شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْہِ

یعنی: یا اللہ عزوجل! میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو بھلائی تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی فطرت میں ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، الحدیث ۲۱۶۰، ج ۲، ص ۳۶۲)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

”بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

یعنی اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔“ پس اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھے گا۔“

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب ما یستحب ان یقولہ عند الجماع، الحدیث ۱۴۳۴، ص ۷۵۱)

اس جذباتی موقع پر شرعی احکام پر عمل ہمیں شیطانی پنچوں سے بچائے گا اور ہماری نسلوں کی بھی حفاظت ہوگی۔ وقت جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنے اور زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرے تو اس کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے کہ اس سے بچہ کے ناپینا ہونے کا اندیشہ ہے۔“ (الکامل فی ضعفاء الرجال، بقیۃ ابن الولید، ج ۲، ص ۲۶۵)

حضرت سیدنا قبیصہ بن ذویہبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”جماع کے وقت زیادہ گفتگو نہ کرو کہ اس سے (بچے کے) گونگایا تو تلا ہونے کا خطرہ ہے۔“ (کنز العمال: کتاب النکاح، باب محظورات المباشرة، ج ۱۶، ص ۱۵۱، الحدیث ۴۲۸۹۳)

رَبُّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ كَا شَكَرَا اِذَا كَبَّرْتُمْ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو چاہئے کہ جب اولاد کے حوالے سے کوئی ”اچھی خبر“ ملے تو سجدہ شکر بجالائے کیونکہ شکر نعمت سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراہیم: ۷)

ترجمہ کنزالایمان: اگر احسان مانو

گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

ہاں کے لئے خوشخبری

ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے درودِ زہ (یعنی وقتِ ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان وزمین والوں میں سے کسی کو

مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی، اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں ۷۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۵۹۲، ج ۱، ص ۹۹)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرے۔

”یا اللہ نیک اولاد عطا کر“ کے انیس حروف کی نسبت سے 19 نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) اپنی اولاد کی سنت کے مطابق تربیت کروں گا۔

(۲) جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بانیں میں تکبیر کہوں گا۔

(۳) بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمتِ الہیہ جان کر شکر الہی عزوجل بجالاؤں گا۔

(۴) کسی بزرگ سے اس کی تَحْنِیْک کراؤں گا۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہا ریا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں)

(۵) اگر لڑکا ہوا تو حصولِ برکت کے لئے اس کا نام ”محمد“ یا ”احمد“ رکھوں گا۔

(۶) ساتھ ہی پکارنے کے لئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔

(۷) حتی الامکان اس کے نام ”محمد“ یا ”احمد“ کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔

(۸) انہیں کسی جامع شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔

(۹) ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یومِ پیدائش کے بعد آنے والا ہر گلا دن اُس کے لئے ساتواں دن ہوتا ہے مثلاً پیر شریف

کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کی ہر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)

(۱۰) سر کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گا۔

(۱۱) اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گا۔

(۱۲) حرام کمائی سے بچاؤں گا۔

(۱۳) انہیں بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ کرنے سے بچوں گا۔

(۱۴) اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔

(۱۵) انہیں علم دین سکھاؤں گا۔

(۱۶) نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گا۔

(۱۷) اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام (حکماً) کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کر دوں گا۔ (ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کو توبہ کرنی ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عز و جل کی بھی نافرمانی ہے۔)

(۱۸) وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

(۱۹) بالغ ہونے پر جلد ترشادی کی ترکیب کروں گا۔

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

زمانہ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانہ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہیے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار و خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی، سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہونگے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر باسانی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ جب تک مائیں عبادت و ریاضت کا شوق اور تلاوت قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم و عمل کا پیکر اور خوف خدا عز و جل کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نمازیں ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنا لیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی و عریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا۔ لا ماشاء اللہ

بہر حال ماں کو چاہیے کہ

(۱) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔ (نیک اعمال کے فضائل جاننے کے لئے

”جنت میں لے جانے والے اعمال“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

(۲) نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہر گز ہر گز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہو جاتی۔

(۳) اس مرحلے پر تلاوت قرآن کرے کہ ہماری مقدس پیبیاں اس حالت میں بھی نور قرآن سے اپنے قلوب کو منور

کیا کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنادئیے

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے، بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: ”صاحبزادے پڑھئے بسم اللہ الرحمن الرحیم“ آپ نے پڑھا **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم** اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنادیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: ”صاحبزادے آگے پڑھئے“ فرمایا: ”میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر انکو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔“ (الملفوظ، حصہ ۴، ص ۴۱۵)

(۴) اس حالت میں بالخصوص رزق حلال استعمال کرے تاکہ بچے کا گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ”جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔“

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر بایزید بسطامی، ص ۱۲۹)

معذرت کرنا پڑی

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی متقی تھے، ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایام حمل میں ہمسایہ کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا۔“

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر سفیان ثوری، ص ۱۷۴)

(۵) کھانے پینے، لباس، چلنے بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

(۶) زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

(۷) صدقہ و خیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل کے محبوب، دانا، غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔“

(مجمع الزوائد، باب فضل صدقۃ الزکاة، الحدیث ۴۶۰۶، ج ۳، ص ۲۸۴)

(۸) بعض اسلامی بہنیں حالت حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگاتی ہیں۔ یاد رکھیے کہ مکان میں

ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۸)

اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔“ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شہود الملائکۃ بدرأ، الحدیث ۴۰۰۲، ج ۳، ص ۱۹)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھئے اور گھر میں اسلامی طغرے آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصر شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

(۹) دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ حضرت سیدنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی ط
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ ط
وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی ج وَاِنِّیْ
سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا
بِکَ وَذُرِّیَّتِهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے یہ
تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم
ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے
مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس
کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی
اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے
ہوئے شیطان سے۔

(پ ۳، ال عمران ۳۶)

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے:

”یا اللہ عز وجل! تیرا کروڑ ہا کروڑ شکر کہ تُو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی، یا اللہ عز وجل! اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یا اللہ عز وجل! تُو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانبردار بنا، یا اللہ عز وجل! تُو اس کو متقی پرہیزگار اور مخلص عاشق رسول بنا، یا اللہ عز وجل! تُو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یا اللہ عز وجل! تُو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، یا اللہ عز وجل! اسے درازی عمر بالخیر عطا فرما، یا اللہ عز وجل! اسے ایمان کی حالت میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عظیم ماں

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: ”ان شاء اللہ عز وجل میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا۔“ اور یہ دعا بھی کرتیں: ”تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کا سردار بنائے۔“ اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمیٰ بنا دیا

۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

(۱۰) بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کے لئے الٹرا سائونڈ بھی کروا ڈالتے ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر (معاذ اللہ عزوجل) خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا، حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سلسلے میں رضائے الہی عزوجل پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا سلوک کرنے کی بنا پر رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمائیے:

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی 5 بچیاں تھیں۔ چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جتا تو میں تجھے نو مولود بچی سمیت قتل کر دوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی۔ صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ و پکار کی پرواہ کئے بغیر اس بے رحم باپ نے (معاذ اللہ عزوجل) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر کمر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر کمر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آگیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔ (الامان والحفیظ)

”(زلزلہ اور اس کے اسباب“ از امیر اہلسنت مدظلہ العالی ص ۵۱)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمتِ الہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، چند بہاریں ملاحظہ ہوں:

اولادِ نرینہ مل گئی

ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں۔ وہ اولادِ نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے۔ ان کی بچیوں کی امی پھر امید سے تھیں۔ کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں ۳۰ دن کے لئے سفر اختیار کیا کہ اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہو۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹی کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔ جب وہ راہِ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد گھر لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی بھی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں مدنی منّا اور ان کے چہرے پر جگمگاتی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف وریش میں
واہ ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اول، ص ۱۵)

اولاد مل گئی

ایک اسلامی بھائی تقریباً ۲۵ سال سے بے اولاد تھے۔ دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہو کر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہو گئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں، حصہ اول، ص ۱۵)

بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہو گئی

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے، غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ”پورے“ ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھر اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لیکر اسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینۃ الاولیاء ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا، مبارک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاندنی مدنی مٹی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امی جان نے فرمایا، ”بیٹا! بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو۔“

اپنی مدنی مٹی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے الحمد للہ عزوجل میں 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے

ساتھ روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ عزوجل مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، حتیٰ کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوّر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھیلیں، قافلے میں چلو
بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضان سنت، باب فیضانِ رمضان، احکام روزہ، ج ۱، ص ۹۴۳)

مدنی منے کی آمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے ان شاء اللہ عزوجل آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی مزید ایک اور بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ”ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی ولادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ زینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے نیت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مدنی منی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا، ہلال۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مدنی قافلے کی (نیت کی) برکت سے میرے یہاں مدنی منے کی آمد ہو گئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے دو مدنی منے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عزوجل کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مدنی قافلے کی برکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ زینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مدنی منے تولد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی بہاریں لٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب مدنی منے ملیں، قافلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری مٹا مٹی ملیں، قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضان سنت، باب فیضانِ رمضان، احکام روزہ، ج ۱، ص ۱۰۶۱، بالتصريف مّا)

منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام!

(شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تالیف **فیضان سنت** میں اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں برآتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پٹھر مُردہ کلیاں کھل اُٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ نرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مَنیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا
وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط
(پ، البقرہ، ۲۱۶)

ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ کوئی
بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے
حق میں بُری ہو۔

دربارِ مشتاق سے کرم

الحمد للہ عزوجل! صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں ”دربارِ مشتاق“ مرجع خلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں ”امید“ سے تھیں۔ میڈیکل رپوٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ”بیٹے“ کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربارِ مشتاق علیہ رحمۃ الرزاق میں حاضری دی اور بارگاہِ الہی عزوجل میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپوٹ غلط ثابت ہوگئی اور الحمد للہ عزوجل ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکا تا خوشیوں کے پھول لٹا تا مدنی منّا تشریف لے آیا۔ (**فیضان سنت**، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۶۳۸)

زچہ و بچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

(از شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کسی کا غدر پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضرورت تعویذ کی طرح تکرار کے موم جامہ یا پلاسٹک کوئنگ کروا کر کپڑے یا ریگزیں یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** **حَمْل** کی بھی حفاظت اور بچہ بھی بلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** 55 بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچہ کے منہ پر لگا دیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ ذہین ہوگا اور

بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر زیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پردم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر موزی جانور بچے سے دُور رہیں گے۔ اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج ۱، ص ۹۹۵)

صلو علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

پیدائش پر ردِ عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیٹا پیدا ہوا بیٹی، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ بیٹا اللہ عز و جل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز واقربا کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشرِ عشر بھی نہیں ہوتا۔

دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ ان روایات کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ

(۱) حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحبِ لُولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں ”اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا عز و جل اس کے شامل حال رہے گی۔“

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، الحدیث ۱۳۲۸۴، ج ۸، ص ۲۸۵)

(۲) حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرأ قلب وسینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، نغمسار، اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔“

(مسند الفردوس للذہبی، الحدیث ۷۵۵۶، ج ۲، ص ۳۱۵)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم، رءوف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ”جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذا نہ دے اور نہ ہی برا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۴۲۸، ج ۵، ص ۲۳۸)

(۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“ عرض کی گئی: ”اور دو ہوں تو؟“ فرمایا: ”اور دو ہوں تب بھی۔“ عرض کی گئی: ”اگر ایک ہو تو؟“ فرمایا: ”اگر ایک ہو تو بھی۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۹۹، ج ۴، ص ۳۷۷)

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔“

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، الحدیث ۲۶۲۹، ص ۱۴۱۴)

مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بیٹیوں پر شفقت

(۱) حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چومتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، الحدیث ۵۲۱۷، ج ۴، ص ۴۵۴)

(۲) حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بدر کے بعد حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: ”هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِي أُصِيبَتْ فِيَّ“ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامة الزرقانی، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ج ۲، ص ۳۱۸، ماخوذاً)

(۳) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کچھ زیورات بطور تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا انگشتِ مبارکہ سے مس کیا اور اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو شہزادی رسول حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ”اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی ذہب للنساء، الحدیث ۴۲۳۵، ج ۴، ص ۱۲۵)

(۴) حضرت سیدنا ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُزَّہ عَن الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔“ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد، الحدیث ۵۹۹۶، ج ۴، ص ۱۰۰)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ ”میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟“ اور (ازراہ شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الخد، الحدیث ۵۲۲۲، ج ۴، ص ۴۵۵)

ایثار کرنے والی ماں

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی، اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی مکرّم، نُورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، الحدیث ۲۶۳۰، ص ۱۴۱۵)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور

میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ و خیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے، اجتماع ذکر و نعت کیجئے اور ان امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

(1) کان میں اذان

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے کہ اس طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عز و جل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کے لئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نور تو حید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ”جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عز و جل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، الحدیث ۱۵۱۹، ج ۳، ص ۱۷۳)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاء اللہ عز و جل بلائیں دور ہوں گی۔ چنانچہ حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاهلین، الحدیث ۸۶۱۹، ج ۶، ص ۳۹۰)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۳)

(2) تحنیک (گھٹی دلوانا)

دور رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھجور اپنے دہن اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تحنیک کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعاب دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے۔“ (صحیح مسلم، کتاب

الادب، باب استحباب تحنیک، الحدیث ۲۱۴۷، ص ۱۱۸۴

حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ: ”وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبائیں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مکرمؐ، نور مجسمؐ، رسول اکرمؐ، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے چھو ہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کے لیے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔

“(صحیح بخاری، کتاب العقیقہ، باب تسمیۃ المولود... الخ، ج ۳، ص ۵۴۶)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام ”ابراہیم“ رکھا، اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔“

(صحیح المسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود... الخ، الحدیث ۲۱۴۵، ص ۱۱۸۴)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتم المرسلین، رَحْمَۃُ الْعَالَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمَذْنِبِیْنَ، اَنْبِیَاسِ الْغَرِیْبِیْنَ، سِرَاجُ السَّالِکِیْنَ، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، جناب صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟“ میں نے عرض کی ”جی ہاں“ پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے“ اور اس بچے کا نام عبد اللہ رکھا۔“ (صحیح المسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود... الخ، الحدیث ۲۱۴۴، ص ۱۱۸۳)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح و متقی مسلمانوں سے تحنیک کرواتے ہیں۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے۔

مفتی اعظم ہند کی تحنیک

اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں

تھے۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک بادی اور فرمایا: ”آپ بریلی تشریف لے جائیں۔“

کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادہ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالامال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، ج ۲ ص ۴۷، ملخصاً)

(5,4,3) نام رکھنا، بال مونڈنا اور عقیقہ کرنا

ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۵۸، ج ۱، ص ۱۷۰)

کیسے نام رکھے جائیں؟

والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج ۴، ص ۳۷۴)

اس حدیث پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (معاذ اللہ عزوجل) کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ مسلمان کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شرعیہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حضرت سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ۴۹۵۰، ج ۴، ص ۳۷۴)

بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصول برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابو تراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سُروِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) القابات نہ پڑ جائیں۔“

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب السابع، الفصل الاول، الاکمال، الحدیث ۴۵۲۲۲، ج ۱۶، ص ۱۷۶)

مسئلہ: عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء و صالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳، ماخوذ ۱)

مسئلہ: محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۴)

مسئلہ: طہ، یسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

مسئلہ: جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بُرے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔ (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تغیر الاسماء، الحدیث ۲۸۴۸، ج ۴، ص ۳۸۲)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پہلے بڑھ تھا، سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (بڑھ سے) بدل کر جویریہ رکھ دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغیر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۴۰، ص ۱۱۸۲)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغیر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۳۲، ص ۱۱۷۸)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”عبد اللہ و عبد الرحمن بہت اچھے نام ہیں (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبد الرحمن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبد الخالق کو خالق اور عبد المعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح

بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے، ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔
(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۱، ماخوذاً)

نام محمد کی برکتیں

رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح و شام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔“

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۳، ج ۱۶، ص ۱۷۵)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ برکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔“ (کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۵، ج ۱۶، ص ۱۷۵)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ”محمد“ نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہو گی۔“ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ج ۱، ص ۲۷۵)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے، اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔“

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۴)

جب شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عرف (مثلاً) رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولانا مشکل کشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔“ (تاریخ بغداد، ج ۳، ص ۳۰۵)

حضرت ابوشعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے **‘اِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا’** یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔“ ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۲۹۰)

بال منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ”ہم زمانہ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے۔ لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، اس بچہ کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں۔“

(المستدرک للحاکم، کتاب الذبائح، باب عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة، الحدیث ۷۶۸، ج ۵، ص ۳۳۸)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے۔ پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اور اس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے۔ یہ ایک جاہلانہ رسم تھی۔ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے) لگایا کرو“

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاطعمہ، باب العقیقہ، الحدیث ۵۲۸۲، ج ۷، ص ۳۵۵)

عقیقہ

بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کے لئے مسرت و شادمانی کا پیغام لاتی ہے۔ بارگاہِ الہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطور شکرانہ جانور ذبح کیا جائے۔ اسی کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۳)

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا: ”بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ۔“ (صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقہ، الحدیث ۱۵۱۸، ج ۳، ص ۵۴۸)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”جو بچہ قبل بلوغ مر گیا اور اس کا عقیقہ کر دیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کریگا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۰، ص ۵۹۶)

عقیقہ کب کریں؟

عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب العقیقہ بشاة، الحدیث ۱۵۲۷، ج ۳، ص ۱۷۷)

اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں لیکن سات دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔ اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب بھی آئے گا ساتواں ہوگا۔ مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعۃ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔ **علیٰ هذا القیاس (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۴)**

عقیقہ کے جانور

حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے عقیقہ کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب العقیقہ، الحدیث ۲۸۴۱، ج ۳، ص ۱۴۳)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی مکرمؐ، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: ”لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند السیدہ عائشہ، الحدیث ۲۶۱۹۴، ج ۱۰، ص ۱۰۱)

عقیقہ کے چند مسائل

(۱) عقیقہ کے جانور کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔ اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے، ہر طرح سے جائز ہے۔

(۲) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

(۳) گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کے لئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

(۴) گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کے لئے حصہ ڈالا جاسکتا ہے۔

(۵) بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی

سلامتی کی نیک فال ہے۔ اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶) گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔
 (۷) گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ سری پائے جام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کر لیں، ایک حصہ فقراء، دوسرا عزیز رشتہ دار اور تیسرا حصہ گھروالے کھائیں۔

(۸) عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا، دادی اور نانا، نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔
 (۹) عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۵)
مدینہ: مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی تالیف ”عقیقے کے بارے میں سوال جواب“ کا مطالعہ کیجئے

بچے کا ختنہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فطرت پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا۔“ (صحیح مسلم، باب خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۷، ص ۱۵۳)
 ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمان بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب التاسع عشر فی الختان... الخ، ج ۵، ص ۳۵۷، و بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۰)
 حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنے بچے کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ گوشت اگنے کے لئے جلدی اور ستھرا ہے اور دل کے لئے راحت ہے۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثالث فی الختان، الاکمال، الحدیث ۴۵۳۰۴، ج ۸، ص ۱۸۱)
مسئلہ: بچے کا ختنہ باپ خود بھی کر سکتا ہے۔ (اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے۔) (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۰۴)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلانے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ
 حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ
 ترجمہ کنز الایمان: اور مائیں دودھ
 پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔
 (پ ۲، البقرہ: ۲۳۳)

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے، بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہیے شدید مجبوری کی صورت میں اسے کسی نیک عورت کا دودھ پلایا جائے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے۔“ (الجامع الصغیر، الحدیث ۴۵۲۵، ص ۲۷۷)

دودھ پلانے کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا ہو۔ پھر جب وہ اسکو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اسکے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔ (یعنی اس کے گناہ بخش دیئے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثانی فی ترغیبات تخص بالنساء، الحدیث ۴۵۱۵۲، ج ۱۶، ص ۱۷۱)

مسئلہ: زیادہ سے زیادہ دو سال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جاسکتا ہے۔ جب بچہ دو سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا جائز ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۷، ص ۲۹)

مسئلہ: بچوں کو نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا: ”اسے دعا و تعویذ کراؤ، اسے نظر بد لگی ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین... الخ، الحدیث ۲۱۹۷، ص ۱۲۰۶)

مسئلہ: بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲: رد المختار، کتاب الخطر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۶۰۰)

تعویذات اسمائے الہی و کلامِ الہی و ذکرِ الہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا، ”تو عجب گدھا ہے۔“ وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بننا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شکا کی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے، گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کر لیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عز و جل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الحمد للہ عز و جل تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قدادی مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے

ہیں۔ الحمد للہ عز وجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور تادم تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ سوا دو لاکھ اور سالانہ کم وبیش 26 لاکھ سے زائد ”تعویذات“ و ”اوراد“ دیئے اور کم وبیش 20 سے 25 ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمد للہ عز وجل ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذات عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ ”خوفناک بلا“، ”پراسرار کتا“ اور ”سینگلوں والی دلہن“ نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

مسئلہ: بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۴۶)

اس لئے کارپیٹ و قالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے پلاسٹک شیٹ بچھادی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ: جن اعضا کا چھپنا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپنا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپنا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے، دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والس، ج ۹، ص ۶۰۲)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کم عمری میں جب پڑھنے کے لئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسم برسات میں بھر جاتا۔ اس کو عبور کرنے کے لئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے۔ چونکہ مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں لہذا آپ اپنے بڑے بھائی سے عرض کرتے: ”مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروادیں۔“ تاکہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔ (حیاتِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

اپنے بچوں کو کسی پیر کامل کا مرید بنوادیں

ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے۔ اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ نیک اعمال پر استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیر کامل سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

(۱) صحیح العقیدہ سنی ہو۔

(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

(۳) فاسق معلن نہ ہو (ایک بار گناہ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین یا اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسق معلن ہے۔)

(۴) اس کا سلسلہ بیعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۰۳)

فی زمانہ جامع شرائط پیر کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یا ب ضرور ہے۔ جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت، امیر اہل سنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بن جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ، قطب مدینہ میزبان مہمانان مدینہ، خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جانشین قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادریہ میں مرید فرماتے ہیں۔ قادری سلسلے کی عظمت کے کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (ہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشرائہم، ص ۱۹۱)

مرید ہونے کے لئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام و پتہ اس پتے پر روانہ کر دیجئے آپ کو مرید بنالیا جائے گا۔ مکتب نمبر 3 عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیر پا تعلیم و تربیت کے لئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ یوں جب ماں کی مامتا اور شفقت پدری کی شیرینی گھول کر تعلیمات اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جائے گا تو وہ فوراً اسے ہضم کر لیں گے۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سرانج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے ”الفرح“ کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔“ (الجامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سرانج السالکین، محبوب رب العالمین، جناب صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں سے واپس ہوئے

(اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو ابھی چھوٹے تھے (کے بارے میں دریافت فرمایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنارہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں گلے لگا لیا چوما اور کہا ”اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے“ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الاسواق، الحدیث ۲۱۲۲، ج ۲، ص ۲۵)

حضرت سیدنا ابو بکریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی مکرّم، نُو رِجْسَم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سرخ رنگ کی (دھاریوں والی) قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے آئے (چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لیے کبھی گرتے تھے)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔“

(جامع الترمذی، کتاب المناقب الی محمد بن علی بن ابی طالب، الحدیث ۳۷۹۹، ج ۵، ص ۲۹)

حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب کولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی ایک ران پر مجھے اور ایک ران پر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھاتے اور دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: ”اے اللہ عزوجل! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔“ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب وضع الصبی علی الفخذ، الحدیث ۶۰۰۳، ج ۴، ص ۱۰۱)

شیر خوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چپ کرانے کے طریقے

بچوں کا رونا کوئی نئی بات نہیں لیکن جب شیر خوار بچہ مسلسل رونے لگے اور چپ ہونے کا نام نہ لے تو ہمیں اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ شیر خوار بچوں کے رونے کے چند اسباب اور ان کا حل ملاحظہ ہو.....

(۱) **بھوک:** اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگنے لگتی ہے ایسی صورت میں اگر بچے کو دودھ دے دیا جائے تو وہ سکون سے سو جاتے ہیں۔

(۲) **پھاس:** موسم گرما میں اور بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بچوں کو بار بار پیاس لگتی ہے، پانی نہ ملے تو وہ رونے لگتے ہیں، تھوڑا سا پانی دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں اور انہیں قرار آ جاتا ہے۔

(۳) **کپڑے کیلے ہونا:** بچے کا پاجامہ یا جانگیا یا NAPKIN (یعنی شیر خوار بچوں کی پیشاب گاہ پر رکھا جانے والا رومال یا تولیے کا ٹکڑا) پیشاب سے تر ہو جائے تو بچوں کو الجھن ہونے لگتی ہے اور فوراً رونے لگتے ہیں NAPKIN تبدیل کر دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں، بعض مائیں اپنی سہولت کی خاطر صبح سے شام تک ”PAMPER“ باندھے رکھتی ہیں۔ کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ بچے کی ٹانگوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

(۴) **پیٹ کی خرابی:** بچے پیٹ میں اینٹھن (یعنی مروڑ) کی وجہ سے بھی روتے ہیں اگر بچہ ٹانگیں سکیڑ کر اچانک رونا شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد گیس خارج ہونے پر چپ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہی کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ دودھ پلانے کے بعد بچے کو سینے سے لگا کر ڈکاریں دلا دی جائیں تو بچے عموماً اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے اگر بچہ اس تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہو تو ڈکار دلانے پر فوراً چپ ہو جاتا ہے، اگر پھر بھی چپ نہ ہو اور مسلسل روتا رہے تو اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

(۵) **بوریت:** بچہ کمرے میں تنہا سو رہا ہو اور اچانک اس کی آنکھ کھل جائے اور آس پاس کوئی نظر نہ آئے تو بیزار ہو کر رونے لگتا ہے۔ بچے تنہائی سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں ایسی صورت میں بچے کو گود میں لے کر بہلانے سے بچہ فوراً چپ ہو جاتا ہے۔

(۶) **دانت نکلنا:** دانت نکل رہے ہوں تو بچہ اس کی وجہ سے بھی روتا ہے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بچہ مسلسل رو رہا ہو تو اس کا کوئی اور سبب ہوگا جسے آپ کا معالج بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

(۷) **نیند پوری نہ ہونا:** بچے کی نیند پوری نہ ہوتی ہے وہ روتے لگتا ہے اگر آپ دیکھیں کہ بچے کو کسی وجہ سے سونے کا موقع نہیں مل سکا اور اس کے سونے کا وقت گزر گیا ہے تو اسے فوراً الٹا کر سنانے کی کوشش کریں۔ بچہ فوراً سو جائے تو سمجھیں اسی وجہ سے رو رہا تھا۔

(۸) **کان میں درد:** اکثر بچے تو اس وقت روتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مثلاً بخار ہو، نزلہ ہو، کان میں درد ہو، آخری صورت میں بچہ بار بار اپنے متاثرہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اپنے معالج سے رجوع کریں۔ اگر بچہ کسی صورت سے چپ نہ ہو نہ دودھ پلانے پر، نہ ڈکار دلانے پر، نہ تھپکنے پر، نہ گود میں لینے پر تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کہیں نہ کہیں کوئی تکلیف ضرور ہے جس کی وجہ سے بچہ بے چین ہے۔ ایسی صورت میں گھٹی پلانے، گرائپ وائر پلانے، پیٹ پر ہینک ملنے، سینے پر بام ملنے، یا جھنجھلا کر بچے کو تھپڑ مارنے اور بعد میں خود رونے بیٹھ جانے سے بہتر ہے کہ بچے کو فوراً معالج لکھو دکھائیں۔ اگر بچہ دودھ پینا چھوڑ دے، چہرے سے بیمار لگ رہا ہو، بخار ہو، دست آرہے ہوں، بچہ بے کھل ہو، بے قرار ہو، مسلسل رو رہا ہو تو ذرا بھی دیر نہ کریں، جلد از جلد اپنے معالج کو دکھائیں یا پھر کسی ماہر اطفال سے رجوع کریں۔ جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا:

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضان سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رحمتیں اور برکتیں لوٹئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار ہے۔ چنانچہ گلستانِ مصطفیٰ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین

الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعاے شفا کا جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر کیا کہاں!، جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماع پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماع پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام و نشان تک نہ رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مدنی منی کا علاج ہو گیا

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک اور بہار گزارش کرتا ہوں چٹانچہ رنچھوڑ لائن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار عاشقانِ رسول کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریک سفر تھے، وہ دُعا میں بہت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ استفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی مَدَنی منی ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں! اس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شرکائے مَدَنی قافلہ نے ان کی مَدَنی منی کیلئے دعاء کی۔ سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مُسرت سے جھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچہ کی امی نے بتایا کہ آپ کے مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی منی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

کوئی سا بھی ہو مرض، آؤ اللہ سے عرض مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو

غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں!، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

”حضرت سیدنا علی اصغر“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

(از شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

- ﴿1﴾ بچے یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد **بابر** سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر اگر بچے کو دم کر دیا جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا
- ﴿2﴾ پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلایے پھر سادہ پانی سے غسل دیجئے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا
- ﴿3﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تند رُستی کیلئے بے حد مفید ہے۔ اور نیز
- ﴿4﴾ نہلانے کے بعد بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کے لیے اِکسیر ہے
- ﴿5﴾ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک اُنکی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے
- ﴿6﴾ خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اُنچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دہ ہے
- ﴿7﴾ ولادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے
- ﴿8﴾ جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مسوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور ﴿9﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے
- ﴿10﴾ جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلائیں
- ﴿11﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے
- ﴿12﴾ حسبِ حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچہ زندہ رہا تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی
- ﴿13﴾ بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے
- ﴿14﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچوں کی صحت کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہیں
- ﴿15﴾ بچوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے
- ﴿16﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج ۱، ص ۹۹۳)

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

صلو اعلیٰ الحیب!

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کے لئے لوری دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائی جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آجائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے مثلاً امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حداائق بخشش)، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ: بچوں کو سلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے ایفون دینا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۱۹۸)

بچوں پر خرچ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے بچوں اور دیگر اہل خانہ پر دل کھول کر خرچ کیجئے اور بشاراتِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حق دار بنئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچنے کے لئے خود پر خرچ کرے گا تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی نفقۃ الرجل، الحدیث ۴۶۶۰، ج ۳، ص ۳۰۲)“

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قر اقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۳۵، ج ۴، ص ۳۲۸)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: ”اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تو جتنا بھی خرچ کرتا ہے تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی اجر ملے گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب رثی النبی ﷺ الحدیث ۱۲۹۵، ج ۱، ص ۴۳۸)

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اسی طرح وہ دینار (بھی بہتر ہے) جسے وہ راہِ خدا عزوجل میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کر دیتا ہے۔“ (المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث

(۲۴۲۳، ج ۸، ص ۳۲۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سرانج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال..... الخ، الحدیث ۹۹۵، ص ۴۹۹)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: ”کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟“ اس نے عرض کی ”نہیں“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟“ حضرت سیدنا نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا، اور وہ درہم لا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا ”پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل و عیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر، اپنے سامنے، دائیں اور بائیں۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس.... الخ، الحدیث ۹۹۷، ص ۴۹۹)

مسئلہ: آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کے لئے، اس کے اہل و عیال کے لئے، ادائیگی قرض کے لئے اور انہیں کفایت کر سکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔ ماں باپ محتاج و تنگ دست ہوں تو انہیں بقدر کفایت کما کر دینا فرض ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب الخامس عشر فی الکسب، ج ۵، ص ۳۲۸)

بچوں کو رزقِ حلال کھلائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا التزام کیجئے کہ اس کی بڑی برکتیں اور فضائل ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عز و جل کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز و شبہ والی چیز

سے) بچانے کے نکلا ہے تو بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔“ (المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۲، ج ۱۹، ص ۱۲۹)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: ”جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا ہے اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا، اللہ عزوجل اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں۔“ (کیمیائے سعادت، باب اول، فضیلت طلب حلال، ج ۱، ص ۳۴۴)

حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل و عیال کے لئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا۔“ (شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، الحدیث ۱۰۳۷۵، ج ۷، ص ۲۹۸)

پیارے اسلامی بھائیو! تکمیل ضروریات اور آسائشوں کے حصول کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے جیسا کہ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سیکنہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے۔“ (سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی اکل السمک، الحدیث ۲۷۷۶، ج ۲، ص ۴۰۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے۔“ (المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث عبد اللہ بن حنظلہ، الحدیث ۲۲۰۱۶، ج ۸، ص ۲۲۳)

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ کیسے؟“ فرمایا: ”وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کر دے گا۔“ (الزہد الکبیر، الحدیث ۴۷۹، ص ۱۸۳)

احتیاطِ نبوی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دیکھا تو فوراً فرمایا ”کخ کخ“ یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم یعنی بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔“

(صحیح المسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ... الخ، الحدیث ۱۰۶۹، ص ۵۰۱)

بچوں کو نیا پھل کھلائیے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے: ”یا الہی عز وجل! ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما۔“ پھر وہ پھل وہاں موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔“

(صحیح المسلم کتاب الحج، باب فضل امدینہ ودعاء النبی ﷺ فیہا بالبرکۃ الحدیث ۱۳۷۳، ص ۷۱۳)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلائیے کہ نئے کو نیا مناسب ہے۔ پھل وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت و شفقت کرے وہ خوفِ خدا عز وجل میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے خوش کرے گا۔“ (فردوس الاخبار، باب المیم، الحدیث ۵۸۳۰، ج ۲، ص ۲۶۳)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہیے کہ بچوں کی اچھی صحت کے لئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام و لباس کا خیال رکھیں۔ ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔ انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔ حصولِ شفاء کے لئے اللہ عز وجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میرا بھانجا بیمار ہے۔“ (یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔

(صحیح المسلم کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوة، الحدیث ۲۳۴۵، ص ۱۲۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی اور فرد بیمار ہو جائے تو طبیّی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں شامل ہو کر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔ الحمد للہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے شفا یابی کے کئی واقعات ہیں۔ دو بہاریں ملاحظہ ہوں.....

بینائی واپس آگئی

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے منے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کے لئے لائے اور بتایا کہ بچے کی بینائی چلی گئی ہے۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جا کر دعا کریں، ان شاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا اور سفر پر جا کر دعا مانگی تھی، الحمد للہ عزوجل! میرے منے کی آنکھوں کی روشنی واپس آچکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اول، ص ۳)

علاج ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی مُؤذی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہو سکتا اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو اسے بیرونِ ملک لے جاؤ۔ وہ بے چارہ غریب شخص بیرونِ ملک علاج کروانے کے لئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔ الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے ناامید ہو گیا۔ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے تین روزہ سنتوں بھر اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کر کے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ الحمد للہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہو گیا، جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ طبی معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں، حصہ اول، ص ۱۵)

زبان کھلنے کے بعد اللہ عزوجل کا نام سکھائیے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک اور رازق کا اسم ذات ”اللہ“ سکھانا چاہیے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک و صاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہلواؤ۔“

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۴۹، ج ۶، ص ۳۹۷)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ”اللہ اللہ“ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ”اللہ“ نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ”اللہ“ ہی بولا۔

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطار المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی مئی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی مئی سے گھر کا کوئی فرد کہتا کہ بولو بیٹی ”پاپا“ تو فرماتے: ”اس کو یوں نہ سکھائیے بلکہ اس کے سامنے ”اللہ، اللہ“ کہتے رہیں۔“

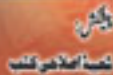
(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۴۳)

بچے جب بولنا شروع کریں تو اس سے گفتگو کے دوران صاف اور آسان چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تھلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں گے اور ان کی یہ عادت بڑے ہو کر بھی باقی رہتی ہے۔

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرائیے

جو نہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کے والد اور دادا اور چچا وغیرہ کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروادیتے تاکہ خدا نخواستہ گم ہو جانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہنچایا جاسکے۔ اگر آپ اس کام میں سستی کریں گے تو ہو سکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جو شخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے گا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں، اور اپنے گھر میں رہتا ہوں تو اس کے گھر بار کا کچھ پتہ نہ چل سکے گا۔

-



پیشانی منسوبہ: ۰۲۱-۳۵۸۶۵۴۱/۳۵۸۶۵۴۲، فکس: ۰۲۱-۳۵۸۶۵۴۳
Web: www.foadshari.net, Email: rufoadshari@foadshari.net

Web: www.broadbridge.net. Email: marketing@broadbridge.net

ضروری عقائد سکھائیے

والدین کو چاہیے کہ جب ان کی اولاد سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت و دوزخ کے بارے میں بتدریج عقائد سکھائیں۔ بچے کو بتائیں کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، وہی ہمیں رزق عطا فرماتا ہے، اسی نے زندگی دی ہے وہی موت دے گا، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، وہ جسم، جگہ اور مکان سے پاک ہے (بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے ہیں، ایسا نہ کیا جائے)، وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اس کی محتاج ہے، وہ اولاد سے پاک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جو کچھ ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے یا ہوگا وہ سب جانتا ہے.....

فرشتے اس کی نوری مخلوق ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا، کسی کی روح نکالنا وغیرہا،.....

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں جن میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں،

(1) تورات (یہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)

(2) زبور (یہ حضرت داؤد (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)۔

(3) انجیل (یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)

(4) قرآن کریم (یہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی)۔.....

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بھیجا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔

قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان وزمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدانِ محشر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال برے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

بچے کے ذہن میں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف بٹھائیے۔ اس سلسلے میں بچے کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعاماتِ جنت اور عذاباتِ جہنم کی روایات سنائیے اور اسے بتائیے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب

ہمارا منتظر ہوگا۔ **والعیاذ باللہ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ اول)**

حکایت

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے پوچھا، ”اے منے! تم کیوں رو رہے ہو؟“ اس نے عرض کی: ”میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۲۸، التحریم: ۶)

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔“ آپ نے فرمایا: ”منے! تم تو بہت چھوٹے ہو، تم جہنم میں نہیں جاؤ گے۔“ وہ کہنے لگا: ”بابا جان! آپ تو سمجھ دار ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کے لئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں۔“ وہ بزرگ اس ننھے مدنی منے کے اس انداز کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے: ”یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہیے۔“ (درۃ الناصحین المجلس السابع والستون، ص ۲۶۳)

اللہ ﷻ کی اُن پر رحمت ہو۔ اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بچے کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ڈالنے

والدین کو چاہیے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت کے مختلف واقعات و قتا فوقتا بچے کو سناتے رہیں تاکہ اس کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پروان چڑھتا چلا جائے۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۴، ج ۱، ص ۱۵)

اپنے بچے کو سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات والا تبار پر درود پاک پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ اس کے لئے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکرِ انور ہونے پر محبت کے ساتھ درود شریف مثلاً صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھئے اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب (یعنی حبیبِ خدا ﷺ پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی درود پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔ وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں، چند روایات پیش خدمت ہیں،

(۱) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر، آمنہ کے پسر، حبیبِ داوڑ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”اللہ ﷻ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (ﷺ) پر دُرود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ (مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، الحدیث ۲۹۵۱، ج ۳، ص ۹۵)

صلو علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۲) حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔“ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۴۰۶، ص ۸۷)

صلو علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۳) سیدِ المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فلاں بن فلاں نے آپ پر اس وقت دُرود پاک پڑھا ہے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ فی الدعاء وغیرہ، الحدیث ۱۷۲۹، ج ۱۰، ص ۲۵۱)

صلو علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۴) اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جو مجھ پر سو مرتبہ دُرود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس، الحدیث ۲۲۲۹، ج ۱، ص ۲۵۵)

صلو علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۵) خاتمُ المرسلین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سرانجُ السالکین، محبوبِ ربِّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فصل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۲۸۴، ج ۲، ص ۲۷)

صلو علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۶) آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔“ (الدر المنثور، ج ۶، ص ۶۵۴)

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۷) سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب و کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔“

(فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۸) نبی مکرم، نورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی فصل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، الخ، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲)

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۹) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرود پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۲۲، ج ۲، ص ۳۲۸)

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

(۱۰) شہنشاہِ خوشِ خصال، سلطانِ شیریں مقال، پیکرِ حسن و جمال، مخزنِ عظمت و کمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔“ (المعجم الکبیر، الحدیث ۹۲۸، ج ۲، ص ۳۶۱)

صلوا علی الحبيب صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

والدین کو چاہیے کہ جب بھی نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام اقدس آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں۔ اس کا ثبوت اس روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”جو شخص مؤذن کو اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ کہتے سنے اور یہ

دعا پڑھے **مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَقُرَّةِ عَيْنِي مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہوا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔

(المقاصد الحسنة، تحت الحديث ۱۰۲۱، ص ۳۹۰)

سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر نورِ ایمان و سرورِ جان ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے میں سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق و شوق بیدار کریں

صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سکھائیے

اپنے اسلاف سے عقیدت و محبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عقیدت پیدا کریں۔ اس کے لئے بچوں کو ان نفوسِ قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنائیے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عز و جل سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانہ اعتراض نہ بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی ﷺ، الحدیث ۳۸۸۸، ج ۵، ص ۴۶۳)

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔“

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب وعدنی ربی فی اہل بیتی... الخ، الحدیث ۴۷۷۴، ج ۴، ص ۱۳۲)

اولیاء کرام رحمہم اللہ کا ادب سکھائیے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھائیے اور ان کی پیروی کا ذہن بنائیے۔ اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: سن لو بے شک

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ

کچھ غم۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(پ ۱۱، یونس: ۶۲)

نبی مکرّم، نُوْر مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جو اللہ عز و جل کے کسی ولی

سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلانِ جنگ کر دیا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی له السلامة من الفتن، الحدیث ۳۹۸۹، ج ۴، ص ۳۵۰)

لیکن یاد رکھئے! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو، احکامِ شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا، چنانچہ داڑھی منڈانے، ایک مٹھی سے گھٹانے، گالیاں بکنے، گانے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگر اعلانیہ گناہ کرنے والا شخص کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ ایسوں کے بارے میں سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم

میں۔“ (الواقیت والجواہر، بحث السادس والعشرون، الجزء الاول، ص ۲۰۶)

اپنے بچے کو قرآن پڑھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل و دماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل ان کا باطن بھی منور ہو جائے گا۔ معلم اعظم، شفیع معظم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی اولاد کو تعلیم قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ چنانچہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بناء پر اہل جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔“

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۶، ج ۱، ص ۴۰)

(۲) دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۶۳۵، ج ۱، ص ۵۲۲)

اگر بچے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروائیے اس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودہویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ، پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرمادے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کر لے۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۳۵، ج ۱، ص ۵۲۲)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے ایسے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو بچے کو درست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے کہ حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ہو (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳)، اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

مدرسة المدینہ

الحمد للہ عزوجل! تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیر انتظام اندرون و بیرون ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام ”مدرسة المدینہ“ قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادم تحریر کم و بیش 42,000 ہزار مدنی منے اور مدنی متیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کے لئے اسے قریبی مدرسة المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ مگر سردیوں میں بچے کو وضو کے لئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہیے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کر دیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخری صف میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمت عملی کی بدولت بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

شاہ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”بچوں کو سات سال کی عمر ہو جانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہو جانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو۔“

(سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء متی یومرا لصبی بالصلوٰۃ، الحدیث ۴۰۷، ج ۱، ص ۴۱۶)

نماز کے عادی

جب محدث اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن میں چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا شروع کر دیا۔ (حیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

روزہ رکھوائیے

نماز کی طرح بچے کو روزہ رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے پھر بتدریج اس دورانے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزہ

رکھوایا جائے۔ لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر برے کام سے بچنا چاہیے۔

روزہ کشائی

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ: ”رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے، کاشانہ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فیرینی کے پیالے جمانے کے لئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والد ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ ”اسے کھالو۔“ آپ عرض کرتے ہیں ”میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟“ ارشاد ہوتا ہے ”بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔“ آپ عرض کرتے ہیں، ”جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے۔“ یہ سنتے ہی حضور کے والد ماجد کی چشمان مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت ص ۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)

دینی تعلیم دلوائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیورِ علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ”اعلیٰ تعلیم“ کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارالعلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مٹھ نظر محض دنیاوی مال و جاہ ہوتی ہے، اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہیے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز و روزہ کے مسائل، دیگر فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت، اجارہ (یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے)، حقوق العباد وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکام شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے درس نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تاکہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائق تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علم

دین بھی سکھائے۔ بطور ترغیب علم دین سیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں:

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء و ارث انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا۔“ (سنن

ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، الحدیث ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۲۵)

طبرانی شریف میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیارے محبوب، دانا غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث ۵۷۲۲، ج ۴، ص ۲۰۴)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور دوسری مجلس کے لوگ خود بھی فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انہی میں تشریف فرما ہوئے۔ (سنن الدارمی، المقدمة، باب فی فضل العلم، الحدیث ۳۴۹، ج ۱، ص ۱۱۱)

استاذ کا انتخاب

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیزگاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطان کی کاریگری سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ایسا استاذ تلاش کیا جائے جو خوفِ خدا عز و جل اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیکر ہو۔ مگر افسوس! کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل و جواہر پیدا ہوئے ان کی تعلیم و تربیت خدا ترس اور شریف النفس علماء و اساتذہ کے ہاتھوں ہوئی۔

حدیث میں ہے ”بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کر رہا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب العلم، الباب الثالث فی آداب العلم، الحدیث ۲۹۲۶۰، ج ۱۰، ص ۱۰۵)

جامعۃ المدینہ

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام ”جامعۃ المدینہ“ قائم ہیں۔ ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسب ضرورت قیام و طعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو ”عالمہ کورس“ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم و عمل کا پیکر بن کر نکلیں۔ آپ بھی اپنی اولاد کو علم و عمل سکھانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوائیے۔

شوقِ علم

امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی ہمیشہ کا بیان ہے کہ ”اعلیٰ حضرت نے (بچپن میں) کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے۔ جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے۔“ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۸۹)

آداب سکھائیے

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث ۱۹۵۸، ج ۳، ص ۳۸۲)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث ۱۹۵۹، ج ۳، ص ۳۸۳)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں، بغرض سہولت یہاں چند امور کا بیان کیا جا رہا ہے۔

کھانے کے آداب

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۲)

(۲) جب بھی کھانا کھائیں تو بیٹھ کر کھائیں کہ یہ سنت ہے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھیں۔ (تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے سنت ادا ہو جائے گی) (اشعۃ اللمعات، کتاب الاطعمۃ، فصل ۱، ج ۳، ص ۵۱۸)

(۳) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے قدموں کے لئے راحت ہے۔“

(سنن الدارمی، کتاب الاطعمۃ، باب فی خلع النعال عند الاکل، الحدیث ۲۰۸، ج ۲، ص ۱۲۸)

(۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب آداب الطعام... الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ عند الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۲۸۷)

(۵) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو ان شاء اللہ عز و جل اثر نہیں کرے گا، ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ یَا قَیُّوْمُ“ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔“ (فردوس الاخبار، الحدیث ۱۹۵۵، ج ۱، ص ۲۷۷)

(۶) سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الاشریۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص ۱۱۱۷)

(۷) اپنے سامنے سے کھائیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سَرَوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔“ (صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یشاء، الحدیث ۵۳۷۷، ج ۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر ادھر حرکت کر رہا تھا یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا۔ جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُتَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا“

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین، الحدیث ۵۳۷۶، ج ۳، ص ۵۲۱)

(۸) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلاف سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزاری ہو جائے تو ممنوع ہے۔ بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرَوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما عاب النبی ﷺ طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹، ج ۳، ص ۵۳۱)

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: ”کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم ﷺ کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمالیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرانے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ”گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں“ یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے لئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن و عیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگوانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ

رضویہ، ج ۲۱، ص ۶۵۲)

مسئلہ: بعض بچے مٹی کھاتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”مٹی حدِ ضررتک (یعنی نقصان دہ مقدار میں) کھانا حرام ہے

۔“ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۶۳)

پینے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں اس طرح پیئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پیئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پیئیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو اور تین بار پی کر اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کر اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاشریہ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ”اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید و خوشگوار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشریہ، باب کراہۃ التنفس... الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ص ۱۱۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاشریہ، باب فی الخ فی الشرب، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۴)

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشریہ، باب کراہیۃ الشرب قائماً، الحدیث ۲۰۲۵، ص ۱۱۱۹)

چلنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(۲) لفٹنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پر وقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی ہدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج ۴، ص ۳۳۸)

(۳) راہ چلنے میں بلا ضرورت بار بار ادھر ادھر دیکھنے سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آرہی ہو تو سڑک کی طرف بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ کنارے پر ہی رک جائیں کہ اس

میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

لباس پہننے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے کہ حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”سفید کپڑے پہنا کرو کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔“

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج ۴، ص ۳۷۰)

(۲) جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هَذَا وَرَزَقْنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةَ“ ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج ۵، ص ۲۷۰)

(۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتہ پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پانچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کرتہ پہنتے تو دہنی طرف سے شروع فرماتے۔“

(جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی القمص، الحدیث ۱۷۷۲، ج ۳، ص ۲۹۷)

(۴) پہلے کرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔

(۵) نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا شروع کریں کہ نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عام طور پر نیا کپڑا

جمعہ کے دن پہننا کرتے تھے۔ (الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۴۰۸)

(۶) اپنے مدنی منے کو عمامہ باندھنے کی عادت ڈالنے کہ حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔“

(شعب الایمان، باب فی الملبس والاوانی، فصل فی العمام، الحدیث ۶۲۶۲، ج ۵، ص ۱۷۶)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (فردوس الاخبار، الحدیث ۳۰۵۴، ج ۱، ص ۴۱۰)

بیٹے اور بیٹی کے لباس میں فرق رکھئے کہ بیٹے کو مردانہ اور بیٹی کو زنانہ لباس ہی پہنائیے اور جب بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں ایسا لباس نہ پہننے دیا جائے جس سے ستر پوشی نہ ہوتی ہو۔ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء

بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ”اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیے سوائے اس کے۔“ پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فیما تبدی... الخ، الحدیث ۴۱۰۴، ج ۴، ص ۸۵)

حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ایک باریک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔

(موطا امام مالک، کتاب اللباس باب ما یکرہ للنساء... الخ، الحدیث ۳۹۷۷، ج ۲، ص ۴۱۰)

بچیوں کو پردے کی عادت ڈالنے کے لئے انہیں بچپن سے ہی اسکارف اوڑھنے کی تربیت دیجئے۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو چھوٹا سا برقعہ بنواد دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل بچی پردے کی عادی ہو جائے گی۔

مسئلہ: لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اسکے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۷)

مسئلہ: لڑکے کو زیور پہنانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۳، ص ۲۶۰)

جوتا پہننے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔

(تفسیر نسفی، پ، البقرہ، تحت آیت، ۶۹، ص ۵۸: روح المعانی، پ، البقرہ، تحت آیت ۶۹، ج ۱، ص ۳۹۲)

(۲) پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا تاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب استحباب لبس النعل... الخ، الحدیث ۲۰۹۷، ص ۱۱۶۱)

(۳) جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۴) استعمالی جوتا اٹھانے کے لئے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔

(۵) استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔

(سنی بہشتی زیور، حصہ پنجم، اسباب فقر و تنگ دستی، ص ۲۰۱)

ناخن کاٹنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع، عشر فی الختان... الخ، ج ۵، ص ۳۵۸)

(۲) ناخن اس طرح تراشیں کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔

(الدر المختار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی البیج، ج ۹، ص ۶۷۰)

(۳) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھولینے چاہئیں۔

بال سنوارنے کے آداب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳)

(۱) مرد کو اختیار ہے کہ پورے بال رکھے یا حلق کروائے۔ پورے بال اس طرح کہ آدھے کان کے برابر یا کانوں کی لو کے برابر بال رکھے یا اتنے بڑے رکھے کہ شانوں کو چھو لیں اور بیچ سر میں مانگ نکالیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۸)

(۲) سر میں تیل ڈالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر اٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں اور پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر اٹھی پر، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر پھر اٹھی پر پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر سر میں پیشانی کی طرف سے تیل ڈالنا شروع کریں۔ سر کا ردینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب تیل لگاتے تو اٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے ابرو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر، پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، الفصل الثالث، ص ۸۱)

حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی اہم کام بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۶۲۴۸، ص ۳۹۱)

سید المبلغین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وضو کرنے میں اور کنگھا کرنے میں اور نعلین شریفین پہننے میں دائیں جانب کو پسند فرماتے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، الفصل الثالث، ص ۸۱)

ملاقات کے آداب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں

سلام کو رواج دو۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان لا یدخل الجنة... الخ، الحدیث ۵۴، ص ۴۷)

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے۔“

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام واطعام الطعام، الحدیث ۴۹۱، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۱) جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، سلام کریں۔ (بہارِ

شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸)

(۲) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن اگر فقط السلام علیکم کہاتے ہیں تو بھی درست ہے۔ اس کے جواب میں علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں، اگر صرف علیکم السلام کہاتے ہیں تو بھی جواب ہو گیا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع فی السلام، ج ۵، ص ۳۲۲، وفتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۳۳۲، ۴۰۹)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسب معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا ”جیتے رہو۔“ اس پر آپ نے عرض کی ”یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، علیکم السلام کہنا چاہیے تھا۔“ مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۸۷)

(۳) سلام کرنا سنت اور اس کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوگا۔

(الدر المختار و رد المحتار، کتاب الخطر والاباحۃ، فصل فی البیوع، ج ۹، ص ۶۸۳: بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸، ۸۹)

(۴) سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔

(فتاویٰ بزازیہ، کتاب الکراہیۃ، نوع فی السلام، ج ۶، ص ۳۵۵)

(۴) سلام کرنے والے کے لیے چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس کا مال اس کی عزت اس کی آبروسب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔

(رد المحتار، کتاب الخطر والاباحۃ، فصل فی البیوع، ج ۹، ص ۶۸۲ ملخصاً)

(۵) بہارِ شریعت (حصہ ۱۶ ص ۹۲) میں ہے کہ انگلیوں یا ہتھیلیوں سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حضرت سیدنا عمرو بن

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص غیروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والاداب، باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث ۲۷۰۴، ج ۴، ص ۳۱۹)

(۷) سلام میں پہل کیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟“ فرمایا: ”پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والاداب، باب ماجاء فی فضل الذی یداب السلام، الحدیث ۲۷۰۳، ج ۴، ص ۳۱۸)

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ”کوہ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعد مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں ”ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں۔“ مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امام اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیم سلام سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں۔“ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۶)

(۸) گرم جوشی سے سلام کرنے میں زیادہ ثواب ہے، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ”تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی طلاقہ العجہ، الحدیث ۸۰۵۳، ج ۶، ص ۲۵۳)

(۹) ان کو سلام نہ کریں، تلاوت و ذکر و درود میں مشغول ہونے والا، نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا، درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں مصروف ہونے والا، کھانا کھانے والا، غسل خانے میں برہنہ نہانے والا، استنجا کرنے والا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۰، ۹۱)

(۱۰) اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے تو اگر سلام لانے اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو جواب میں یوں کہیں **عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام**،

اگر دونوں عورتیں ہوں تو جواب میں یوں کہیں **عَلَيْكِ وَعَلَيْهَا السَّلَام**،

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو جواب میں یوں کہیں **عَلَيْكَ وَعَلَيْهَا السَّلَام**،

اگر پہنچانے والی عورت اور بھیجنے والا مرد ہو تو جواب میں یوں کہیں **عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ السَّلَام**،

(۱۱) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جواب سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲، الدر المختار و رد المحتار، کتاب الخطر و الاباحۃ، فصل فی البیج، ج ۹، ص ۶۸۵)

(۱۲) راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیجئے۔ حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل.... الخ، الحدیث ۵۲۰۰، ج ۴، ص ۴۵۰)

(۱۳) مصافحہ کرنا سنت ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے، اس کے بعد مصافحہ کریں۔ (بہار

شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷، ۹۸)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عز وجل کے محبوب، داناے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ملتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عز وجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرما دے۔“ (المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۴۵۴، ج ۴، ص ۲۸۶)

(۱۴) سلام کی طرح مصافحہ میں بھی پہل کریں، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عز وجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔“

(البحر الزخاء، ابو عثمان الہندی، الحدیث ۳۰۸، ج ۱، ص ۴۳۷)

(۱۵) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ نہ ہو اور دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج ۹، ص ۶۲۹)

(۱۶) عالمِ باعمل، ساداتِ کرام، والدین اور کسی بھی معظمِ دینی کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔ حضرت سیدنا زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وفدِ عبدالقیس میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی سوار یوں سے اتر پڑے اور حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیا۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ”اس حدیث سے پاؤں چومنے کا جواز ثابت ہوا۔“ (اشعۃ المعات، ج ۴، ص ۲۷)

درمختار میں ہے: ”حصولِ برکت کے لئے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔“ (الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج ۹، ص ۶۳۱)

گھریا کمرے میں داخل ہونے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) جب بھی گھریا کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت لوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے عرض کی: ”میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔“ انہوں نے عرض کی: ”میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے) پھر اجازت کی کیا ضرورت؟“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اجازت لے کر جاؤ، کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟“ عرض کی: ”نہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”تو اجازت حاصل کر لیا کرو۔“

(المؤطا امام مالک، کتاب الاستئذان باب الاستئذان، الحدیث ۱۸۴۷، ج ۲، ص ۴۳۶)

(۲) گھر میں داخل ہونے پر سلام کریں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ”اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم اذ دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج ۴، ص ۳۲۰)

(۳) جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۲۷۰۸، ص ۲۶۹۸)

(۴) جب کسی کے گھر جائیں تو سلام کریں اور اپنا نام بتائیں اور پوچھیں کہ کیا میں اندر آ سکتا ہوں اگر اجازت مل جائے تو **فیہا** ورنہ ناراض ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ گھر میں نظر نہ پڑے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں طرف دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کم مرة یسلم الرجل فی الاستئذان، الحدیث

(۵۱۸۶، ج ۴، ص ۴۳۶)

گفتگو کے آداب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا چپ رہے۔“ (صحیح

البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ۶۴۷۵، ج ۴، ص ۲۴۰)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں بالا خانے ہیں جس کے بیرونی حصے اندر سے اور اندرونی حصے باہر سے نظر آتے ہیں۔ ایک اعرابی نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! یہ کس کے لئے ہوں گے؟“ ارشاد فرمایا: ”جو اچھی گفتگو کرے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی قول المعروف، الحدیث ۱۹۹۱، ج ۳، ص ۳۹۶)

- (۱) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کیجئے۔
- (۲) غیر معمولی تیز رفتاری سے گفتگو و قار میں کمی کرتی ہے۔ سکون اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔
- (۳) چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا آپ کو ہر دل عزیز بنا دے گا۔
- (۵) جب کوئی بات کر رہا ہو تو اطمینان سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کر دیں۔

چھینکنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپالیتے تھے اور آواز کو پست کر لیتے تھے۔

(جامع الترمذی، کتاب الآداب، باب ماجاء فی خفض الصوت وتخیر الوجه، الحدیث ۲۷۵۴، ج ۴، ص ۳۴۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا یہ کہے یَهْدِیْکُمُ اللّٰہ وَيُصْلِحْ بِاَلْکُم۔“

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یشمت، الحدیث ۶۲۲۴، ج ۴، ص ۱۶۳)

مسئلہ: اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔ (الدر المختار والرد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیوع، ج ۹، ص ۶۸۳)

جماہی کی مذمت

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ کواکب، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب تشمیت العاطس، الحدیث ۲۹۹۵، ص ۱۵۹)

جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا لٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔ جماہی روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو فوراً رک جائے گی۔“ (ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، مطلب: اذا ترددا لحکم بین سنتہ... الخ، ج ۲، ص ۴۹۸، ۴۹۹)

سونے جاگنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷۰)

(۲) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے

(۳) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے۔ **اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰ** ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی... الخ، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲ ملخصاً)

(۴) اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ کواکب، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ الاضطجاع علی البطن، الحدیث ۲۷۷۷، ج ۴، ص ۳۵۲)

(۵) کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے۔

(۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرش زمین پر ہی سو جائیں۔

(۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: **”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ** ترجمہ: تمام تعریفیں

اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

صلوا علی الحبيب

بچوں سے سچ بولنے

بچوں سے سچ بولنے انہیں بہلانے کے لئے جھوٹے وعدے نہ کیجئے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی مکرّم، نُورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: ”میں اسے کھجور دوں گی۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، الحدیث ۴۹۹۱، ج ۴، ص ۳۸۷)

اپنے بچوں کو سکھائیے

(۱) حُسنِ اخلاق

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو ہر ایک سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیں کہ اس میں بہت سی دنیوی و اخروی سعادتیں پوشیدہ ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث ۸۰۳۶، ج ۶، ص ۲۴۷)

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”میزانِ عمل میں کوئی عمل حسنِ اخلاق سے بڑھ کر نہیں۔“ (الادب المفرد، باب حسن الخلق، الحدیث ۲۷۳، ص ۹۱)

(۲) پاکیزگی

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید کریں۔ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاک پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے، ستھرا پسند کرتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النظافة، الحدیث ۲۸۰۸، ج ۴، ص ۳۶۵)

سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”پاکیزگی نصفِ ایمان ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الطہارة، باب فضل الوضوء، الحدیث ۲۲۳، ص ۱۴۰)

(۳) مختلف دعائیں

اپنی اولاد کو مختلف دعائیں سکھائیے مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا، کسی نقصان پر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔ اس کے لئے مختلف دعاؤں کا مجموعہ ”بہارِ دعا“ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

(۴) سخاوت

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے صدقہ و خیرات کرنے کا عادی بنائیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صدقہ کے فضائل بتا کر کسی غریب کو ان کے ہاتھوں سے کوئی شے دلوائیے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”سخی آدمی، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی، اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور دوزخ سے قریب ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی السخاء، الحدیث ۱۹۶۸، ج ۳، ص ۳۸۷)

(۵) ذوقِ عبادت

والدین کو چاہیے کہ اوائل ہی سے اپنی اولاد کے دل میں عبادت کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں کبھی انہیں تلاوتِ قرآن کے فضائل بتائیں تو کبھی تہجد کے، کبھی روزے کی فضیلت بتائیں تو کبھی باجماعت نماز کی۔

تہجد پڑھنے کی ترغیب

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے تہجد پڑھوانی چاہیے۔“ اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا، ”یہ کیا ہے؟“ مدنی منے نے جواب دیا، ”چاند۔“ پھر آپ نے پوچھا، ”یہ کیا کر رہا ہے؟“ مدنی منے نے جواب دیا، ”گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے۔“ اس گفتگو کے دوران مدنی منے پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

(۶) توکل

اپنی اولاد کو توکل کی صفتِ عظیمہ سے متصف کرنے کے لئے ان کا ذہن بنائیں کہ ہماری نظر اسباب پر نہیں خالق اسباب یعنی رب عزوجل پر ہونی چاہیے۔ رب تعالیٰ چاہے گا تو یہ روٹی ہماری بھوک مٹائے گی، وہ چاہے گا تو یہ دوا ہمارے مرض کو دور کرے گی۔

مروی ہے کہ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے کم عمر صاحبزادے کو توکل کی تعلیم دینا چاہی، تو ایک دیوار میں سوراخ کر کے فرمایا: ”بیٹا! جب کھانے کا وقت ہو، اس سوراخ کے پاس آ کر طلب کر لیا کرنا، اللہ تعالیٰ عطا فرما دیا کرے گا۔“ دوسری طرف اپنی زوجہ کو ارشاد فرما دیا کہ ”جب مقررہ وقت ہو، تم چپکے سے دوسری جانب کھانا رکھ دیا کرنا۔“ حسبِ نصیحت بچہ، سوراخ کے پاس آ کر کھانا طلب کرتا، والدہ دوسری جانب سے رکھ دیا کرتیں۔ طلب کے تھوڑی دیر بعد بچہ

سورخ میں ہاتھ ڈالتا، تو کھانا موجود پا کر، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرتا۔ ایک دن ان کی والدہ کھانا رکھنا بھول گئیں۔ حتیٰ کہ کھانے کا وقت نکل گیا۔ جب انہیں خیال آیا، تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، دیکھا کہ اس کے سامنے نہایت نفیس کھانا رکھا ہوا ہے اور وہ بہت رغبت سے اسے کھا رہا ہے۔ والدہ نے حیرانی سے پوچھا: ”بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟“ عرض کی: ”جہاں سے روزانہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔“

والدہ نے یہ سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ”اب تمہیں کھانا رکھنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ بلا واسطہ ہی پہنچاتا رہے گا۔“ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر احمد بن حرب، ج ۱، ص ۲۱۹)

(۷) خوفِ خدا عزوجل

آخری کامیابی کے حصول کے لئے ہمارے دل میں خوفِ خدا عزوجل کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ اس کے لئے اپنی اولاد کو ان کے جسم و جاں کی ناتوانی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈراتے رہیے۔ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ المتین کی اولاد بھی خوفِ خدا عزوجل کا پیکر ہوا کرتی تھی، چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدنی منہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے،.....

یَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيًّا (پ ۲۹، المزل: ۱۷)
ترجمہ کنز الایمان: اس دن سے جو
بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

تو خوفِ الہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دم توڑ دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابوبکر وراق ج ۲، ص ۸۷)
حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب یہ علم ہوتا کہ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو خوف و غم کی آیات تلاوت نہ کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سمجھا کہ وہ ان کے پیچھے نہیں ہے اور یہ آیت پڑھی:

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا
شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا
ضَالِّينَ. (پ ۱۸، المؤمنون:
ترجمہ کنز الایمان: کہیں گے اے رب
ہمارے! ہم پر ہماری بدبختی غالب
آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

(۱۰۶)

تو ان کا بیٹا یہ آیت سن کر بے ہوش کر گر گیا۔ جب آپ کو اس کا اندازہ ہوا تو تلاوت مختصر کر دی۔ جب ان کی ماں کو یہ ساری بات معلوم ہوئی تو انہوں نے آکر اپنے بیٹے کے چہرے پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لائیں۔ انہوں نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی، اس طرح تو آپ اسے مار ڈالیں گے...“ ایک مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی

:

وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَالٌ يَكُونُوا
يَحْتَسِبُونَ. (پ ۲۴، الزمر: ۴۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف
سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال
میں نہ تھی۔

یہ آیت سن کر وہ پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ (کتاب التوابین،
توبہ علی بن فضیل، ص ۲۰۹)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمیشہ نے ناراض ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عزوجل
مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔ یہ سن کر آپ دامت برکاتہم العالیہ سہم گئے اور ہمیشہ سے اصرار کرنے لگے: ”بولو، اللہ عزوجل
مجھے نہیں مارے گا،..... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا۔“ آخر کار ہمیشہ سے یہ
کہلو اکر ہی دم لیا۔

شہزادہ امیر اہل سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلمہ الباری فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں میں
جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہو گیا۔ جب میں نے اپنے باپا جان امیر اہل سنت مدظلہ
العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا: ”دنیاوی کنوئیں کی
گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہو گیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہوگی۔“

(۸) دیانت داری

اپنی اولاد کو معاشرتی اثرات کی بناء پر بددیانتی کا عادی بننے سے بچانے کے لئے اسے گھر سے دیانت داری کا درس دیجئے۔
اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُزَہَّذٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس میں امانت نہیں اس کا
دین کامل نہیں۔“ (شعب الایمان، باب فی الامانات... الخ، الحدیث ۵۲۵۴، ج ۴، ص ۳۲۰)

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بچپن ہی
سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر سے ہی حصولِ رزقِ حلال کے لئے مختلف ذرائع اپنائے۔ ایک بار بچپن
ہی میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ریڑھی پر ٹافیاں اوڑھ کر بیٹھ رہے تھے کہ ایک بچے نے دو آنے کی ٹافیاں
مانگیں۔ آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں، ابھی مزید تین دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور
نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

سخت گرمی کا موسم تھا مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو فکرِ آخرت نے بے چین کر دیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کو
تلاش کرنے لگے تاکہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں۔ آپ کو نہ تو اس بچے کا نام معلوم تھا اور نہ ہی پتا۔ آپ دروازوں پر دستک دے
دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جا جا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ جب لوگوں پر
حقیقت آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی سے عمر میں تقویٰ کا کیا عالم ہے۔ بالآخر آپ

مطلوبہ گھرتک جا پہنچے۔ دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا ماجرا بیان کیا۔ وہ بڑھیا تڑپ کر بولی: ”بیٹا تم بھی کسی کے لال ہو، ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کے لئے اس طرح گھوم رہے ہو۔“ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے گفتگو کو طول دینے کی بجائے کہا: ”اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروز قیامت رب عزوجل کی بارگاہ میں اس کا حساب کیسے دوں گا؟“ یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

(۹) شکر کرنا

اپنی اولاد کو شکرِ نعمت کا عادی بنائیں اور ان کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی نعمت ملے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الذکر و الادعاء... الخ، باب استحباب حمد اللہ... الخ، الحدیث ۲۷۳۲، ص ۱۴۶۳)

بچے کو شکر کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے اسے ایک لقمہ کھلانے کے بعد الحمد للہ عزوجل کہنے کی ترغیب دیجئے جب وہ یہ کہہ چکے تو دوسرا نوالہ کھلائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں بچہ ہر لقمے پر شکرِ خدا عزوجل کرنے کا عادی بن جائے گا۔

(۱۰) ایثار

بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کے لئے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُزَوِّدُ غُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔“ (اتحاف السادة المتقين، کتاب ذم البخل... الخ، بیان الایثار و فضله، ج ۹، ص ۷۷۹)

(۱۱) صبر

اپنی اولاد کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی صدمہ پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمائیے۔ حضرت سیدنا کبشہ انمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء مثل الدنيا... الخ، الحدیث ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۱۲) قناعت

اپنی اولاد کو قناعت کی تعلیم دیجئے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اسی پر راضی ہو جائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔“ (کتاب الزہد الکبیر، الحدیث ۱۰۴، ص ۸۸)

(۱۳) وقت کی اہمیت

اپنی اولاد کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے ان کا ذہن بنائیے کہ وقت ضائع کرنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں۔ سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں ”بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے۔ اور جس مقصد کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کر دیا جائے۔“

(مجموعہ رسائل للامام الغزالی، ایھا الولد، ص ۲۵۷)

اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں، تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (الفردوس بما ثور الخطاب: باب المسیم، الحدیث ۵۵۴۴، ج ۳، ص ۴۹۸)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: چنانچہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے، ”جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں۔“

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج ۱، ص ۲۰۱)

(۱۴) خود اعتمادی

وقت بے وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنے سے بچوں کی خود اعتمادی بڑے طریقے سے مجروح ہوتی ہے۔ والدین سے گزارش ہے کہ بچوں کی غلطی پر انہیں تنبیہ ضرور کریں مگر اتنی سختی نہ کریں کہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ خود اعتمادی کے حصول کے لئے ہر وقت با وضو رہنا بھی بہت مفید ہے۔

(۱۵) پڑوسیوں سے حسن سلوک

بچوں کو سمجھائیے کہ پڑوسی گھرانوں کے بڑے افراد کا احترام کریں اور چھوٹے بچوں سے حسنِ سلوک برتیں۔ ایک شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے عُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ باعظمت میں عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟“ ارشاد فرمایا: ”جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا۔“ (سنن

ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الثناء الحسن، الحدیث ۴۲۲۳، ج ۴، ص ۷۹)

اسلام قبول کر لیا

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا

اور حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا۔ اس یہودی نے ایک پرنا لہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنا لہ کی راہ سے نجاست حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا۔ اس نے مدت تک ایسا ہی کیا۔ مگر حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔

آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا: ”حضرت! آپ کو میرے پرنا لے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑورکھ چھوڑی ہے۔ جو نجاست گرتی ہے، اس سے صاف کر دیتا ہوں۔“ اس یہودی نے کہا: ”آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ اور آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟“ فرمایا: ”میرے پیارے اللہ عزوجل کا قرآن میں فرمان عالیشان ہے:

وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ
النَّاسِ ط وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ (پ ۴، ال عمران ۱۳۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور غصہ پینے
والے اور لوگوں سے درگزر کرنے
والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے
محبوب ہیں

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بہت متاثر ہوا، اور یوں عرض گزار ہوا، ”یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے۔ آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔“ پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج ۱، ص ۵۱)

(۱۶) غم خواری

اپنے بچوں کا ذہن بنائیے کہ جب کسی کو غم زدہ دیکھیں تو اس کی دلجوئی و غم خواری کریں۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۲۲۹)

(۱۷) بزرگوں کی عزت

اسلام ایک کامل و اکمل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اپنی اولاد کو بزرگوں کے احترام کا خوگر بنائیے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو نو جوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نو جوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، الحدیث ۲۰۲۹، ج ۳، ص ۴۱۱)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اے انس! بڑوں کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پا لو گے۔“ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، الحدیث ۱۰۹۸۱، ج ۷، ص ۴۵۸)

(۱۸) والدین کا ادب و احترام

اپنی اولاد کو والدین کا ادب بھی سکھائیے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔“ ایک شخص نے عرض کی: ”اگر چہ والدین ظلم کریں؟“ ارشاد فرمایا: ”اگر چہ ظلم کریں، اگر چہ ظلم کریں، اگر چہ ظلم کریں۔“

(شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ اللسان... الخ، الحدیث ۷۹۱۶، ج ۶، ص ۲۰۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عز و جل اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا۔“ عرض کی گئی: ”اگر چہ روزانہ سو مرتبہ دیکھے؟“ فرمایا: ”ہاں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاک ہے۔“ (شعب الایمان، کتاب الایمان، باب فی بر الوالدین، الحدیث ۷۸۵۹، ج ۶، ص ۱۸۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عز و جل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کے لئے جہنم سے روک بن جائے گا۔“ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، الحدیث ۷۸۶۱، ج ۶، ص ۱۸۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔“

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی بر الوالدین، الحدیث ۴۵۴۳۱، ج ۱۶، ص ۱۹۲)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے۔“

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آبؤکم، الحدیث ۷۳۴۱، ج ۵، ص ۲۱۴)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی

کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: ”اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔“ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

(۱۹) اساتذہ وعلماء کا ادب

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو اساتذہ وعلماء کا ادب سکھائیں کہ (علم دین سکھانے والا) استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عز وجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”علم حاصل کرو اور علم کے لئے بردباری و وقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے سامنے عاجزی و انکساری اختیار کرو۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۸۴، ج ۴، ص ۳۴۲)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے، لہذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاذ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح دے۔“ (المعجم الکبیر، الحدیث ۵۲۸، ج ۸، ص ۱۱۲)

(۲۰) عاجزی

اپنے بچوں کو مبتلائے تکبر ہونے سے بچانے کے لئے انہیں عاجزی کی تعلیم دیں کہ ہر مسلمان کو اپنے سے افضل جانیں۔ اللہ عز وجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹)

(۲۱) اخلاص

والدین اپنے بچوں کا ذہن بنائیں کہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریا کاری) لوگوں میں مشہور کر دے گا اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔“

(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ... الخ، الحدیث ۶۸۲۲، ج ۵، ص ۳۳۱)

(۲۲) سچ بولنا

حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب فتح الکذب، الحدیث ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

مدنی مشورہ: ان امور کو باسانی اپنانے کے لئے اپنی اولاد کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کر دیجئے

اپنے بچوں کو ان امور سے بچائیں

(۱) سوال کرنا

دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت بھی بچوں میں عموماً پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی اولاد کو ایسا نہ کرنے دیں اور ان کا ذہن بنائیے کہ شدید ضرورت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں۔ حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عز و جل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء مثل الدنيا مثل اربعة نفر، الحدیث ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۲) اَلثَّانَامَ لِنَا

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا اَلثَّانَامَ (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے بالخصوص چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَسَابِرُوا بِأَلْقَابِ ط
بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ
الْاِيْمَانِ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)
ترجمہ کنزالایمان : اور ایک
دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا
ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق
کہلانا۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ”بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق (یعنی آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذوالنورین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتراب (تراب مٹی کو کہتے ہیں) اور حضرت خالد کا سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحبِ القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَشُ (یعنی چندھی آنکھوں والا) اَعْرَجُ (لنگڑا)

(۳) تَمَسْخَرُ (مذاق اڑانا)

تمسخر سے مراد یہ ہے کہ کسی کو گھٹیا یا حقیر جانتے ہوئے اس کے کسی قول یا فعل وغیرہ کو بنیاد بنا کر اس کی توہین کی جائے

اور یہ حرام ہے۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۲۲۹)

اپنے بچوں کو اس فعل بد سے بچائیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ

مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ

أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ج

(پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

ترجمہ کنز الایمان : اے ایمان والو! نہ

مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان

ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے

والیوں سے بہتر ہوں۔

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عز وجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں سے استہزاء کرنے والوں کے لئے روزِ قیامت جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا ”یہاں آ جاؤ۔“ جب وہ پریشانی کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ کر آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ یہ عمل بار بار کیا جائے گا یہاں تک کہ پھر ان میں سے ایک کے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور اسے بلایا جائے گا لیکن وہ ناامید ہونے کی وجہ سے نہیں آئے گا۔“ (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۵، ج ۵، ص ۳۱۰)

(۴) عیب اچھا لانا

کسی کا عیب معلوم ہو جانے پر اسے کسی دوسرے پر ظاہر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بد قسمتی سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جب تک ہر جاننے والے پر اس عیب کو بیان نہ کر لیں انہیں چین نہیں آتا۔ اس بُری عادت کے اثرات سے بچے بھی نہیں بچ پاتے اور اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے سامنے اس عادت قبیحہ کی مذمت بیان کر کے انہیں اس سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لُولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے راز کھول دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب

الحدود، الحدیث ۲۵۴۶، ج ۳، ص ۲۱۹)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کی معیت میں شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اطراف میں کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ”اس جماعت میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہوتا کہ دو رکعت نماز ادا کر لے، اس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مر چکے ہیں۔“ یہ سن کر میرے والدِ محترم نے جواب دیا: ”اے باپ کی جان! اگر تُو بھی سو جاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔“ (حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵)

(۵) تکبر

خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔ (مفردات امام راغب، ص ۶۹)

اور تکبر حرام ہے۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۱، ص ۵۲۳، ۵۲۴)

یہ بات اپنی اولاد کے دل میں بٹھا دیجئے کہ سب مسلمان برابر ہیں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پرہیزگاری کے سوا کوئی برتری نہیں ہے اور یہ کہ غریب بچے بھی تمہارے اسلامی بھائی ہیں اس لئے انہیں حقیر مت جانو۔

(۶) جھوٹ بولنا

خلاف واقع بات کرنے کو ”جھوٹ“ کہتے ہیں۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۲۰۰)

ہمارے معاشرے میں جھوٹ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اب اسے معاذ اللہ عزوجل برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ایسے حالات میں بچوں کا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ اپنے بچوں کے ذہن میں بچپن ہی سے جھوٹ کے خلاف نفرت بٹھا دیں تا کہ وہ بڑے ہونے کے بعد بھی سچ بولنے کی عادت پاکیزہ اختیار کئے رہیں۔

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث ۱۹۷۹، ج ۳، ص ۳۹۲)

(۷) غیبت

غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے زندہ یا مردہ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے پوشیدہ عیوب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ مثلاً، ”مجھے بے وقوف بنارہا تھا“، ”اس کی نیت خراب ہے“، ”ڈرامہ باز ہے“ وغیرہ

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۴۵)

غیبت وہ خطرناک مرض ہے کہ شاید ہی کوئی مجلس اس سے محفوظ رہتی ہو۔ جہاں دو آدمی اکٹھے ہوئے اور تیسرے کا ذکر ہوا تو اس سے متعلق گفتگو کا اختتام اس کی برائیاں کرنے پر ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کو غیبت کی نحوست سے بچائیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانے کے تھے اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔“ میں نے پوچھا: ”اے جبرائیل! یہ لوگ کون ہیں؟“ عرض کی: ”یہ ایسے آدمی ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب اللہبات، باب فی الغیبة، الحدیث ۸۷۸، ج ۲، ص ۳۵۳)

(۸) لعنت

لعنت سے مراد کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کہنا ہے۔ یقین کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کافر ہو یا مومن، گنہگار ہو یا فرمانبردار کیونکہ کسی کے خاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۲۳۰)

فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ”لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرقا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۲۲۲)

ہمارے معاشرے میں بات بے بات لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اس کے اثرات سے بچنے بھی بچ نہیں پاتے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اس کے مضر اثرات سے بچائیں۔ حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الایمان والندور، باب من حلف بملۃ سوی ملۃ الاسلام الحدیث ۶۶۵۲، ج ۲، ص ۲۸۹)

(۹) چور

بچپن کی عادت بہت مشکل سے چھوٹی ہے۔ اس لئے بچے گھر کی چھوٹی موٹی چیزیں چرا کر کھا جاتے ہیں یا کسی کے گھر سے چرا لاتے ہیں اگر انہیں مناسب تنبیہ نہ کی جائے تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب کولاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”چور پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها، الحدیث ۱۶۸۷، ص ۹۲۶)

(۱۰) بغض و کینہ

چونکہ بچوں کو قلبی خیالات کے اچھے یا بُرے ہونے کا علم نہیں ہوتا اس لئے دل میں جو آتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں کسی کا بغض بیٹھ جانا ناممکن نہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس لئے بچوں کو اس سے متعلق بھی معلومات دیجئے اور بچنے کا ذہن بنائیے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”بندوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیش کئے جاتے ہیں، پیر اور جمعرات کو۔ پس ہر بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے سوائے اس کے جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہے، اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رہو (یعنی فرشتے ان کے گناہوں کو نہ مٹائیں) یہاں تک کہ وہ آپس کی عداوت سے باز آجائیں۔“

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب انھی عن الشناء والتہاجر، الحدیث ۲۵۶۵، ص ۱۳۸۸)

(۱۱) حسد

یہ تمنا کرنا کہ کسی کی نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے ”حسد“ کہلاتا ہے۔ (لسان العرب، ج ۱، ص ۸۲۶)

حسد کرنا بالاتفاق حرام ہے۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۱، ص ۶۰۰)

اپنے بچوں کو حسد سے بچائیے۔ لیکن اگر یہ تمنا ہے کہ وہ خوبی مجھے بھی مل جائے اور اسے بھی حاصل رہے رشک کہلاتا ہے اور یہ جائز ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحسد، الحدیث ۴۹۰۳، ج ۴، ص ۳۶۰)

(۱۲) بات چیت بند کرنا

ہمارے معاشرے میں معمولی وجوہات کی بنا پر ترک تعلقات کرنے اور بات چیت بند کر دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑ رکھے۔ اگر تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے۔ اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو (مصالحات کے) ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا ترک تعلقات کے گناہ سے بری ہو گیا۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فمیں بھجراخاہ المسلم، الحدیث ۴۹۱۲، ج ۴، ص ۳۶۳)

(۱۳) گالی دینا

کسی کو گالی دیتا دیکھ کر بچے بھی اسی انداز کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اس کی ہلاکتوں سے آگاہ کر کے بچنے کی تاکید کریں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دل کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترہیب من السباب... الخ، الحدیث ۴۳۶۳، ج ۳، ص ۳۷۷)

(۱۴) وعدہ خلافی

نبی مکرم، نورِ مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ، الحدیث ۱۸۷۰، ج ۱، ص ۶۱۶)

اپنے بچوں کو وعدہ خلافی سے بچنے کی تربیت دیجئے۔ وعدہ خلافی آج ہمارے ہاں کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔ بدعہدی (یعنی پورا نہ کرنے) کی نیت سے وعدہ کرنا حرام ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک پورا کرنے کی نیت سے وعدہ کیا تو اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور توڑنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۱، ص ۶۵۶)

اگر کسی سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت نیت میں فریب نہ ہو پھر بعد میں اس کام کو کرنے میں کوئی حرج پایا جائے تو اس وجہ سے اس کام کو نہ کرنا وعدہ خلافی نہیں کہلائے گا، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ”وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔“ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، حصہ اول، ص ۸۹)

(۱۵) آتش بازی

افسوس! آج آتش بازی میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا بلکہ شعبان کے ایام میں تو ہر علاقہ گویا میدان جنگ نظر آتا ہے۔ جگہ جگہ پٹانے پھوڑے جارہے ہوتے ہیں اور پھلجھڑیاں چھوڑی جا رہی ہوتی ہیں۔ آتش بازی ممنوع ہے اپنے بچوں کو اس سے بچائیے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان لکھتے ہیں:

”آتش بازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی طرف پھینکے۔“ (اسلامی زندگی، ص ۷۷)

(۱۶) پتنگ بازی

پتنگ بازی کے نقصانات کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ سالانہ کروڑوں روپے اس منحوس شوق کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ کٹی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں متعدد بچے و نوجوان چھت سے گر کر یا کسی گاڑی سے ٹکرا کر عمر بھر کے لئے جسمانی معذوری کو اپنے گلے لگا لیتے ہیں۔ سمجھ دار والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اس شوق کی ہوا بھی نہ لگنے دیں۔

(۱۷) فلم بینی

فلمیں اور ڈرامے وغیرہ دیکھنا آج نوجوانوں کی اکثریت کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ جو کچھ آنکھ دیکھتی ہے دماغ اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جرائم بہت بڑھ گئے ہیں کیونکہ ”نوناہ لان قوم“ کوڈ کیتی، زنا بالجبر، غنڈہ گردی وغیرہ کی تربیت کے لئے کسی ”کوچنگ سینٹر“ جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ تربیت انہیں ٹی وی، وی سی آر، ڈش اور کیبل کے ذریعے گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ جب اس ناپاک مشغلے کے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں تو والدین سرپیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اکثر والدین بچوں کو ڈھال بنا کر گھر میں ٹی وی لانے کا ”حیلہ“ کرتے ہیں کہ کیا کریں جی بچے ضد کر رہے تھے۔ ایسے والدین کو سوچنا چاہیے کہ اگر آپ کی اولاد آپ سے جلتے ہوئے چولہے پر بیٹھنے یا چھت سے چھلانگ لگانے کا بولے تو کیا پھر بھی آپ ان کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے یا سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے مطالبے کو رد کر دیں گے۔ اگر ان کے مطالبے کے جواب میں چولہے پر بیٹھ جانا نادانی ہے تو آپ ہی فرمائیے کہ ٹی وی میں جس قسم کے لوفر، حیاباختہ اور تہذیب سے کوسوں دور پروگرام دکھائے جاتے ہیں کیا ان کو دیکھنے والا مستحق جنت قرار پائے گا یا دوزخ کا حق دار، تو پھر ٹی وی کے معاملے میں اولاد کی ضد کیوں مان لی جاتی ہے

؟ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔

(اس سلسلے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیر اہل سنت کے رسائل ”ٹی وی کی تباہ کاریاں“ اور ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ کا مطالعہ کیجئے)

بچوں سے یکساں سلوک کیجئے

ماں باپ کو چاہیے کہ ایک سے زائد بچے ہونے کی صورت میں انہیں کوئی چیز دینے اور پیار محبت اور شفقت میں برابری کا اصول اپنائیں۔ بلاوجہ شرعی کسی بچے بالخصوص بیٹی کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک قلوب پر بغض و حسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ معلم اخلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنا کچھ مال دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گواہ نہ کر لیں۔ چنانچہ میرے والد مجھے شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مجھے دیئے گئے صدقے پر گواہ کر لیں۔ سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا: ”کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟“ میرے والد محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”نہیں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔“ یہ سن کر وہ واپس لوٹ آئے اور وہ صدقہ واپس لے لیا۔“

(صحیح مسلم، کتاب الہبات، باب کراہیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الہبۃ، الحدیث ۱۶۲۳، ص ۸۷۸)

شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان برابری کا سلوک کرو حتیٰ کہ بوسہ لینے میں بھی (برابری کرو)۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب فی العدل بین العطیۃ لہم، الحدیث ۴۵۳۴۲، ج ۱۶، ص ۱۸۵)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں اس کا بچہ آگیا۔ اس شخص نے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا اور پھر اپنی ران پر بٹھالیا۔ اسی دوران اس کی بچی بھی آگئی جسے اس نے اپنے سامنے بٹھالیا (یعنی نہ اس کا بوسہ لیا اور نہ گود میں بٹھالیا) تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے ان دونوں کے درمیان برابری کیوں نہ کی؟“

(مجمع الزوائد، کتاب البر واصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، الحدیث ۱۳۴۸۹، ج ۸، ص ۲۸۶)

یک طرفہ رائے سن کر فیصلہ نہ دیجئے

اگر کبھی بچوں میں جھگڑا ہو جائے تو ایک فریق کی بات سن کر کبھی بھی فیصلہ نہ دیجئے کیونکہ حق تلفی کا قوی امکان ہے، ہو سکتا ہے کہ جس کی آپ نے بات سنی وہ غلطی پر ہو اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ فریقین (یعنی دونوں بچوں) کی بات سن کر انہیں صلح پر آمادہ کریں۔

اپنی اولاد کی اصلاح کیجئے

اگر بچہ آگ کی طرف بڑھ رہا ہو تو والدین جب تک لپک کر اپنے بچے کو پکڑ نہ لیں انہیں چین نہیں آتا۔ مگر افسوس یہی اولاد جب رب کریم کی نافرمانیوں میں ملوث ہو کر جہنم کی طرف تیزی سے بڑھنے لگتی ہے، والدین کے کان پر جوں تک نہیں ریگتی۔ بچہ اگر اسکول سے چھٹی کر لے تو اسے ٹھیک ٹھاک ڈانٹ پلائی جاتی ہے مگر افسوس نماز نہ پڑھنے پر اسے سرزنش نہیں کی جاتی۔ امام اہلسنت، مجدد دین و ملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ میں کسی نے استفتاء پیش کیا کہ ”والدین کا حق، اولاد بالغ کو تنبیہ خیر واجب ہے یا فرض؟“ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”جو حکم فعل کا ہے وہی اس پر آگاہی دینی ہے، فرض پر فرض، واجب پہ واجب، سنت پہ سنت، مستحب پہ مستحب۔ مگر بشرط قدرت بقدر قدرت بامید منفعت ورنہ

ترجمہ کنز الایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا
کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہو واجب کہ
تم راہ پر ہو۔

عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ ج لَا يَضُرُّ
كُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ
(پ، سورۃ المائدہ: ۱۰۵)

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۷۱)

لیکن اولاد کی اصلاح کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے اور وہ والدین سے باغی بھی نہ ہوں۔ اس لئے جب بھی بچے کو سمجھائیں تو نرمی سے سمجھائیں۔ بچوں کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں۔ بعض والدین کی عادت ہوتی ہے کہ جونہی بچے نے کوئی غلطی کی وہ اس کے احساسات کا خیال کئے بغیر کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بچے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں اور والدین کو اپنا مخالف سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے بلکہ بچوں کی غلطی مثبت اور نرم انداز میں ان پر آشکار کی جائے تاکہ وہ اپنے آپ کو قیدی تصور نہ کریں اور سمجھانے والے کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھیں۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، الحدیث ۲۵۹۴، ص ۱۳۹۸)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا۔“ (جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الرفق، الحدیث

بعض ماؤں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو سمجھاتے وقت مختلف دھمکیوں سے نوازتی ہیں مثلاً اب اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں جنگل میں چھوڑ آؤں گی وغیرہ۔ ایسا نہ کیجئے بچے کا ناچختہ ذہن اس کا بہت غلط اثر قبول کرتا ہے اور نتیجہً وہ بھی جوانی دھمکیوں پر اتر آتا ہے اور سنبھلنے کی بجائے بگڑتا چلا جاتا ہے۔ بچے کو کبھی بھی آنا فانا غصے میں سزا نہ دیجئے بلکہ اس کی غلطی سامنے آنے پر سوچئے کہ مجھے اسے کس طرح سمجھانا چاہیے پھر اس حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے اسے سمجھائیے۔ سب کے سامنے نہ جھاڑیئے بچہ بہت سبکی محسوس کرتا ہے لہذا! حتی الامکان اسے تنہائی ہی میں سمجھائیں ان شاء اللہ عز وجل مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ بعض مائیں اپنی اولاد کی بار بار کی غلطی پر بددعا دے ڈالتی ہیں پھر جب یہ بددعائیں اپنا اثر دکھاتی ہیں تو یہی مائیں مصلے بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **مکاشفۃ القلوب** میں نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بچے کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کے خلاف بددعا کی ہے؟“ اس نے کہا: ”ہاں۔“ فرمایا: ”تم نے خود ہی اسے برباد کر دیا ہے، بچے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے۔“ (**مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والثمانون، فی بر الوالدین وحقوق الاولاد، ص ۲۸۰**)

ایک بار کی غلطی پر بچے کو مختلف القابات مثلاً مکار، چور، جھوٹا وغیرہ سے نوازنے والے والدین سخت غلطی پر ہیں۔ ان القابات کی تکرار سے بچہ یہ سوچتا ہے جب مجھے یہ لقب مل ہی گیا ہے تو میں کیوں نہ اس کام کو کامل طریقے سے کروں۔ پھر وہ اسی لقب کا حقیقی مستحق بن کر دکھاتا ہے۔

اگر نرمی کے باوجود بچہ کسی غلطی کو بار بار کرتا ہے تو مقتضائے حکمت یہ ہے کہ اسے ذرا سختی سے سمجھایا جائے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی سزا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ اللعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے جس سے اس کے اہل ادب سیکھیں۔ (**کنز العمال، کتاب النکاح، تربیۃ اہل بیت، الاکمال، الحدیث ۴۴۹۹۰، ج ۱۶، ص ۱۵۹**)

لیکن اگر سزا دینی پڑے تو ہاتھ سے دے، اتنی ضرب لگائے کہ بچہ اسے برداشت کر سکے اور چہرے پر مارنے سے بچے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرمؐ، نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مارے تو اسے چاہیے کہ چہرے پر مارنے سے بچے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی ضرب العجۃ، الحدیث ۴۴۹۳، ج ۴، ص ۲۲۲)

ملاحظہ ہو کہ ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ ائمین اپنی اولاد کو ادب سکھانے میں کس قدر مستعد رہا کرتے تھے چنانچہ امام جلیل حضرت سیدنا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ تعلیم کبھی بازار سے کھانا نہیں کھایا۔ ان کے والد ہر جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کے لئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ

کرسخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی: ”ابا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا، میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا ہے۔“ والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ”اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوتی۔“ (تعلیم المستعلم طریق التعلم، ص ۶۷)

وضاحت: امام زرنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خیانت و گندگی کے قریب اور ذکرِ خداوندی عز و جل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت و افلاس کی بناء پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔“ (تعلیم المستعلم طریق التعلم، ص ۸۸)

اپنی اولاد کو نافرمانی سے بچائیے

اولاد پر والدین کی اطاعت واجب ہے۔ اس لئے اگر وہ والدین کا حکم نہیں مانیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ اپنی اولاد کو بتلائے گناہ ہونے سے بچانے کا ذہن رکھنے والے والدین کو چاہیے کہ جب بھی اپنی اولاد کو کوئی کام کہیں مشورۃً کہیں حکم نہ دیں۔ تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک بزرگ اپنے بچے کو براہِ راست کوئی کام نہیں کہتے تھے بلکہ جب ضرورت پیش آتی تو کسی اور کے ذریعے کہلواتے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے: ”ہو سکتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو کسی کام کا کہوں اور وہ نہ مانے تو (والد کی نافرمانی کے سبب) آگ کا مستحق ہو جائے اور میں اپنے بیٹے کو آگ میں نہیں جلانا چاہتا۔“ (تنبیہ الغافلین، باب حق الوالد علی الولد، ص ۶۹)

شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کا مدنی ذہن ملاحظہ ہو کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی اولاد کو عموماً جو بھی کام کہتا ہوں مشورۃً کہتا ہوں تاکہ یہ نافرمانی کر کے گنہگار نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی کیجئے

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیسے سعادۃ میں فرماتے ہیں ”جب بچہ اچھا کام کرے اور خوش اخلاق بنے تو اس کی تعریف کریں اور اس کو ایسی چیز دیں جس سے اس کا دل خوش ہو جائے۔ اور اگر ماں بچے کو برا کام کرتے دیکھ لے تو اسے چاہیے کہ تنہائی میں سمجھائے اور بتائے کہ یہ کام برا ہے، اچھے اور نیک بچے ایسا نہیں کرتے۔“ (کیمیائے سعادت، رکن سوم، مہلکات، اصل اول ریاضت نفس، ص ۵۳۲)

کھیلنے کا موقع بھی دیجئے

جامع صغیر میں ہے: ”عرامة الصبی فی صغره زیادة فی عقله فی کبره“ یعنی بچے کا بچپن میں شوخی اور کھیل کود کرنا، جوانی میں اس کے عقل مند ہونے کی علامت ہے۔“ (الجامع صغیر، الحدیث ۵۴۱۳، ص ۳۳۵)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عید کے دن کچھ حبشی بچے ڈھال اور نیزوں سے کھیل کود کر رہے تھے۔ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اے حبشی بچو! کھیلتے رہو تاکہ یہود و نصاریٰ جان لیں

کہ ہمارے دین میں وسعت ہے۔“ (کنز العمال، کتاب اللغو واللعب، الحدیث ۴۰۶۱۰، ج ۱۵، ص ۹۲)

لیکن خیال رہے کہ ہر کھیل جائز نہیں ہوتا، اس لئے بچوں کو صرف جائز کھیل کھیلنے کی اجازت دی جائے، ناجائز کھیل کی طرف تو رخ بھی نہ کرنے دیا جائے۔

برو صحبت سے بچائیے

والدین مشاہدہ کرتے رہیں کہ ان کا بچہ کس قسم کے بچوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اگر اس کے قریب جمع ہونے والوں میں بری عادات پائی جاتی ہیں یا وہ گمراہ کن عقائد رکھتے ہیں تو شفقت و نرمی کے ساتھ بچے کو ایسے بچوں سے ملنے سے روکیں اور اسے اچھے ساتھی اور خوش عقیدہ ہم نشین مہیا کریں کیونکہ ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلانے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔“

(صحیح المسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب مجالسۃ الصالحین.. الخ، الحدیث ۲۶۲۸، ص ۱۴۱۴)

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ”آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کس کو گہرا دوست بنائے ہوئے ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من یومران یجالس، الحدیث ۴۸۳۳، ج ۴، ص ۳۴۱)

بچے بڑے ہو جائیں تو بستر الگ کر دیجئے

حضرت سیدنا عبدالملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ الگ کر دو۔“

(المستدرک، کتاب الصلوٰۃ، باب فی فضل الصلوٰۃ الخمس، الحدیث ۷۴۸، ج ۱، ص ۴۴۹)

اولاد کب بالغ ہوتی ہے؟

لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر میں ضرور شرعاً بالغ و بالغہ ہیں، اگرچہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں۔ ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو... یا لڑکی کو حیض آئے... یا... جماع سے لڑکا (کسی عورت کو) حاملہ کر دے... یا... (جماع کی وجہ سے) لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغہ ہیں۔ اور اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام، بلوغ کے نفاذ پائیں گے اور داڑھی مونچھ نکلتنا یا لڑکی کے پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۹، ص ۹۳۰)

بزرگوں کی حکایات سنائیے

والدین کو اپنے بچے پر کڑی نظر رکھنی چاہیے کہ وہ کس قسم کے رسائل یا کتابیں پڑھتا ہے۔ کہیں وہ رومانی ناول یا گمراہ کن عقائد پر مشتمل بد مذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا عادی تو نہیں۔ ایسی صورت میں بچے کو سمجھانے میں دیر نہ کی جائے اور اسے اپنے اسلاف کی حکایات اور صحیح العقیدہ علماء کی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے۔ بعض مائیں یا دادیاں بچوں کو سوتے وقت خوفناک کہانیاں سناتی ہیں۔ جس کی ”برکت“ سے بچے کو ڈراؤنے خواب آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسی ماؤں کو چاہیے کہ بچوں کو بزرگوں کی اصلاحی حکایات سنائیں۔

محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن ہی سے اپنے بزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران بھی اپنے استاذ سے عرض کیا کرتے تھے: ”ماسٹر جی ہمیں بزرگوں کی باتیں سنائیے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔“

(حیاتِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۲)

مسئلہ: عجیب و غریب قصے کہانیاں تفریح کے طور پر سننا جائز ہے جب کہ ان کا جھوٹا ہونا یقینی نہ ہو بلکہ جو یقیناً جھوٹ ہوں اور بطور ضرب المثل یا نصیحت کے طور پر سنائے جاتے ہوں ان کا سننا بھی جائز ہے۔

(الدر المختار، کتاب الخطر والاباحۃ، فصل فی الیج، ج ۹، ص ۶۶۷)

اولاد جوان ہو جائے تو جلد شادی کر دیجئے

اولاد کے جوان ہو جانے پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ ان کی نیک اور صالح خاندان میں شادی کر دیں۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا نکاح کرو، بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انہیں عمدہ لباس پہناؤ اور مال کے ذریعے ان پر احسان کرو تا کہ ان میں رغبت کی جائے (یعنی ان کے لئے نکاح کے پیغام آئیں)۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، احادیث متفرقہ، الحدیث

۴۵۴۲۴، ج ۱۶، ص ۱۹۱)

اولاد کے جوان ہونے پر بلا وجہ نکاح میں تاخیر نہ کی جائے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عز وجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے ہاں لڑکے کی ولادت ہو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے آداب سکھائے، جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا مبتلائے گناہ ہوا تو اس کا گناہ والد کے سر ہوگا۔“ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد

، الحدیث ۸۶۶۶، ج ۶، ص ۴۰۱)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ کولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا: ”جب تمہیں کفول جائے تو تم اپنی بچیوں کا نکاح ان سے کر دو اور بچیوں کے معاملے میں ٹال مٹول (یعنی آج کل) مت کرو۔“ (کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثانی فی الکفلاء، الحدیث ۴۳۶۸۶، ج ۱۶، ص ۱۳۵)

(مدینہ: کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ کفایت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ کفایت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب، اسلام، پیشہ، حریت، دیانت، مال۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفلاء، ج ۱، ص ۲۹۰ تا ۲۹۱، والفتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۱)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان اپنی اولاد کے نکاح میں کوتاہی برتنے والوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

رشتہ کرتے وقت انہی چیزوں کو مد نظر رکھئے جو کتاب کے شروع میں دی گئی ہیں اور مناسب غور و فکر کے بعد اولاد کا رشتہ طے کیجئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”نکاح کرنا عورت کو کنیر بنانا ہے، لہذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔“ (السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب الترغیب فی التزویج، ج ۷، ص ۱۳۳)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ”جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔“ (الاکامل فی الضعفاء الرجال، الحسن بن محمد، ج ۳، ص ۱۶۵)

تلاش رشتہ

حضرت سیدنا شیخ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد و تقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین و جمیل اور نیک و پرہیزگار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہِ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔

اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیزگاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پوچھا: ”تمہاری شادی ہو چکی ہے؟“ اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: ”کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔“ اس نے کہا: ”میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔“

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس

صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: ”یہ روٹی کیسی ہے؟“ شوہر نے جواب دیا: ”یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔“ یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آئیے۔ نوجوان نے کہا: ”مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔“ لڑکی نے پلٹ کر کہا: ”میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آ رہا ہے، اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عقیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔“ یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: ”میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی.....“ یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کر دی۔

۔ (روض الراحین، الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲)

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ وہ باریش اور سنتوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا عز و جل سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کر دے گی۔

ایک ماں کی نصیحت

حضرت اسماء بنت خارجہ فزاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی بیٹی کو نکاح کرتے وقت فرمایا: ”بیٹی تو ایک گھونسلے میں تھی، اب یہاں سے نکل کر ایسی جگہ (یعنی شوہر کے گھر) جا رہی ہے، جسے تو خوب نہیں پہچانتی، ایک ایسے ساتھی (یعنی شوہر) کے پاس جا رہی ہے جس سے مانوس نہیں..... اس کے لئے زمین بن جا، وہ تیرے لئے آسمان ہوگا،..... اس کے لئے پچھونا بن جا وہ تمہارے لئے باعثِ تقویتِ ستون ہوگا،..... اس کے لئے کنیر بن جا وہ تیرا غلام ہوگا،..... اس کے کسی معاملے میں چمٹ نہ جا کہ وہ تمہیں پرے ہٹا دے،..... اس سے دور نہ ہو ورنہ وہ تجھے بھلا دے گا،..... اگر وہ تجھ سے قریب ہو تو تو اس سے مزید قریب ہو جا اور اگر وہ تجھ سے ہٹے تو تو اس سے دور ہو جا،..... اس کے ناک، کان اور آنکھ (یعنی ہر طرح کے راز) کی حفاظت کر کہ وہ تجھ سے صرف تیری خوشبو سونگھے (یعنی راز کی حفاظت اور وفاداری پائے)۔..... وہ تجھ سے صرف اچھی بات ہی سنے اور صر

ف اچھا کام ہی دیکھے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الخامس والتسعون فی حق الزوج علی الزوجۃ، ص ۲۹۳)

مذکورہ نصیحتوں سے وہ مائیں نصیحتیں حاصل کریں جو بچیوں کے گھر کو جنت بنانے کے مشورے دینے کی بجائے شوہر، نندوں اور ساس پر حکومت کرنے کے طریقے سکھاتی ہیں۔ پھر جب بیٹی ان قیمتی مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو فتنہ و فساد بپا ہو جاتا ہے اور دونوں گھرانے اس کی پلیٹ میں آ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کتاب کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ



- 

تحيية الصلاة على النبي

تلفون: 0212 361 10 00 01 421385 421386 421387 421388 421389 421390 421391 421392 421393 421394 421395 421396 421397 421398 421399 421400 421401 421402 421403 421404 421405 421406 421407 421408 421409 421410 421411 421412 421413 421414 421415 421416 421417 421418 421419 421420 421421 421422 421423 421424 421425 421426 421427 421428 421429 421430 421431 421432 421433 421434 421435 421436 421437 421438 421439 421440 421441 421442 421443 421444 421445 421446 421447 421448 421449 421450 421451 421452 421453 421454 421455 421456 421457 421458 421459 421460 421461 421462 421463 421464 421465 421466 421467 421468 421469 421470 421471 421472 421473 421474 421475 421476 421477 421478 421479 421480 421481 421482 421483 421484 421485 421486 421487 421488 421489 421490 421491 421492 421493 421494 421495 421496 421497 421498 421499 421500 421501 421502 421503 421504 421505 421506 421507 421508 421509 421510 421511 421512 421513 421514 421515 421516 421517 421518 421519 421520 421521 421522 421523 421524 421525 421526 421527 421528 421529 421530 421531 421532 421533 421534 421535 421536 421537 421538 421539 421540 421541 421542 421543 421544 421545 421546 421547 421548 421549 421550 421551 421552 421553 421554 421555 421556 421557 421558 421559 421560 421561 421562 421563 421564 421565 421566 421567 421568 421569 421570 421571 421572 421573 421574 421575 421576 421577 421578 421579 421580 421581 421582 421583 421584 421585 421586 421587 421588 421589 421590 421591 421592 421593 421594 421595 421596 421597 421598 421599 421600 421601 421602 421603 421604 421605 421606 421607 421608 421609 421610 421611 421612 421613 421614 421615 421616 421617 421618 421619 421620 421621 421622 421623 421624 421625 421626 421627 421628 421629 421630 421631 421632 421633 421634 421635 421636 421637 421638 421639 421640 421641 421642 421643 421644 421645 421646 421647 421648 421649 421650 421651 421652 421653 421654 421655 421656 421657 421658 421659 421660 421661 421662 421663 421664 421665 421666 421667 421668 421669 421670 421671 421672 421673 421674 421675 421676 421677 421678 421679 421680 421681 421682 421683 421684 421685 421686 421687 421688 421689 421690 421691 421692 421693 421694 421695 421696 421697 421698 421699 421700 421701 421702 421703 421704 421705 421706 421707 421708 421709 421710 421711 421712 421713 421714 421715 421716 421717 421718 421719 421720 421721 421722 421723 421724 421725 421726 421727 421728 421729 421730 421731 421732 421733 421734 421735 421736 421737 421738 421739 421740 421741 421742 421743 421744 421745 421746 421747 421748 421749 421750 421751 421752 421753 421754 421755 421756 421757 421758 421759 421760 421761 421762 421763 421764 421765 421766 421767 421768 421769 421770 421771 421772 421773 421774 421775 421776 421777 421778 421779 421780 421781 421782 421783 421784 421785 421786 421787 421788 421789 421790 421791 421792 421793 421794 421795 421796 421797 421798 421799 421800 421801 421802 421803 421804 421805 421806 421807 421808 421809 421810 421811 421812 421813 421814 421815 421816 421817 421818 421819 421820 421821 421822 421823 421824 421825 421826 421827 421828 421829 421830 421831 421832 421833 421834 421835 421836 421837 421838 421839 421840 421841 421842 421843 421844 421845 421846 421847 421848 421849 421850 421851 421852 421853 421854 421855 421856 421857 421858 421859 421860 421861 421862 421863 421864 421865 421866 421867 421868 421869 421870 421871 421872 421873 421874 421875 421876 421877 421878 421879 421880 421881 421882 421883 421884 421885 421886 421887 421888 421889 421890 421891 421892 421893 421894 421895 421896 421897 421898 421899 421900 421901 421902 421903 421904 421905 421906 421907 421908 421909 421910 421911 421912 421913 421914 421915 421916 421917 421918 421919 421920 421921 421922 421923 421924 421925 421926 421927 421928 421929 421930 421931 421932 421933 421934 421935 421936 421937 421938 421939 421940 421941 421942 421943 421944 421945 421946 421947 421948 421949 421950 421951 421952 421953 421954 421955 421956 421957 421958 421959 421960 421961 421962 421963 421964 421965 4219

Web: www.fishbase.org. Email: mylinda@fishbase.org

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف / مولف	مطبوعہ
1	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاہور
2	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	علیحضرت امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمن	ضیاء القرآن لاہور
3	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث بیروت
4	التفسیر النسخی	امام احمد بن محمود النسخی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
5	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
6	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن حزم بیروت
7	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
8	سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث بیروت
9	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
10	موطالا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
11	الجامع الصغیر	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
12	مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
13	المعجم الکبیر	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
14	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت
15	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
16	سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
17	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن محمد عبداللہ حاکم	دار المعرفۃ بیروت
18	فردوس الاخبار	الحافظ شیرویه بن شہر دار بن الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
19	المسند للامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
20	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
21	الترغیب والترہیب	امام عبدالعظیم بن القوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت

22	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علاء الدين علي بن بلبان رحمته الله عليه	دار الكتب العلمية بيروت
23	البحر الزخار	امام ابی بکر احمد بن عمرو البزار رحمته الله عليه	دار الفکر بیروت
24	السنن الکبری	امام ابی بکر احمد بن الحسین رحمته الله عليه	دار الكتب العلمية بيروت
25	ادب المفرد	محمد بن اسماعيل البخاری رحمته الله عليه	مدينة الاولياء ملتان شریف
26	مسند ابی یعلی الموصلی	شیخ الاسلام ابی یعلی احمد بن علی رحمته الله عليه	دار الكتب العلمية بيروت
27	الزهد الكبير	حافظ ابو بکر احمد بن حسین البهقی رحمته الله عليه	موسسة الكتب الشفافية بيروت
28	مقاصد الحسنة	شیخ محمد عبد الرحمن سخاوی رحمته الله عليه	دار الكتب العربية بيروت
29	رد المحتار مع در مختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی الحسکفی	دار المعرفه بيروت
30	فتاوی عالمگیری	شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء الهند	دار المعرفه بيروت
31	فتاوی رضویہ	العلی حضرت امام احمد رضا خاں رحمته الله عليه	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی
32	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی رحمته الله عليه	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی
33	مکاشفة القلوب	امام ابی حامد محمد بن محمد غزالی رحمته الله عليه	دار الكتب العلمية بيروت
34	تنبيه الغافلین	امام محمد بن محمد غزالی رحمته الله عليه	دار ابن کثیر بیروت
35	انوار حدیث	علامہ جلال الدین امجدی رحمته الله عليه	ضیاء القرآن باب المدینہ کراچی
36	سنی بہشتی زیور	علامہ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی	فرید بک سٹال لاہور
37	درة الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر النخوری	دار الفکر بیروت
38	ایواقیت الجواهر	عبد الوہاب الشعرانی رحمته الله عليه	نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور
39	کتاب التوابین	امام موفق الدین ابی محمد عبد اللہ رحمته الله عليه	دار الكتب العلمية بيروت
40	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمته الله عليه	کتب خانہ ہائی ایران
41	اشعة الممعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمته الله عليه	باب المدینہ کراچی
42	مجموعہ رسائل غزالی	امام محمد غزالی رحمته الله عليه	باب المدینہ کراچی
43	تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار رحمته الله عليه	انتشارات گنجینہ
44	تعلیم المتعلم	برہان الدین الدرنو جی رحمته الله عليه	باب المدینہ کراچی

45	مصباح الانام وجلاء الظلام	العلامة الحبيب علوی بن احمد بن حسن	اهل السنہ برکات رضا غزوات الہند
46	حکایت گلستان سعدی		شمع بک ایجنسی لاہور
47	روض الریاحین	عفیف الدین ابی سعادات عبداللہ بن اسد	دارالکتب العلمیہ بیروت
48	ہجۃ الاسرار	نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف	دارالکتب العلمیہ بیروت
49	شرح الزرقانی	علامہ الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
50	تاریخ بغداد	حافظ ابی بکر احمد بن علی	دارالکتب العلمیہ بیروت
51	اکامل فی الضعفاء	حافظ ابی احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی	دارالکتب العلمیہ بیروت
52	تاریخ مشائخ قادریہ	ابو کلیم فانی	مسلم کتابوی لاہور
53	روحانی حکایات	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی	مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
54	زلزلہ اور ان کے اسباب	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
55	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان مدظلہ العالی	مشتاق بک کارنر لاہور
56	آداب طعام	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
57	فیضان سنت	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
58	مفتی دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
59	دعوت اسلامی کی بہاریں		مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
61	حیات اعلیٰ حضرت	مفتی محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
62	فیضان رمضان	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
63	حیات محدث اعظم	مولانا عطاء الرحمن قادری	مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور